Regd No P 67

رجسٹرڈ نمبر ل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر

محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳ روپے ۵۰
ممالک غیر
۷ روپے ۵۰
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۹ | ۱۲ ہجرت ۱۳۳۹ ہش | ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ | ۱۲ مئی ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۹

اخبار احمدیہ

قادیان ۔ ۷ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی البتہ اخبار الفضل مورخہ ۵ مئی بوقت ۸ بجے صبح کی شائع شدہ رپورٹ یہ ہے کہ :

"کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی رات نیند آگئی اس وقت طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد والحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا کرے ۔ یا ربّ العالمین آمین ۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال علاقہ جنوبی ہند کے سفر پر گئے ہیں احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ سفر وحضر میں سب کا حامی وناصر ہو اور بسلامت دارالامان میں واپس لائے ۔ آمین ۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کے مقدس مقامات اور کوچے بندیاں

احباب کو معلوم ہے کہ قادیان احمدیہ جماعت کے خاص مقدس مقامات جن میں مسجد مبارک ۔ مسجد اقصےٰ دار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام (بیت الفکر بیت الدعا، رہائشی مکان حضرت اقدس علیہ السلام مکان جلہ کشی کمرہ ولادت حضرت علیہ السلام قصر خلافت ۔ دار حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ وغیرہ شامل ہیں) کے احترام اور حفاظت کیلئے پرائیویٹ رستوں پر تقریباً چالیس سال سے بعض دروازے لگے ہوئے ہیں ۔

اس سلسلہ میں تقسیم ملک سے کچھ عرصہ پہلے مسجد مبارک کے سامنے اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ میونسپل کمیٹی کی منظوری سے لگائے گئے ۔ یہ کوچے بندیاں مساجد اور دار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پرائیویٹ گلیوں پر بنائی گئیں اور یہ گلیاں مساجد اور دار مسیح میں جانے کے لئے پرائیویٹ گزرگاہیں ۔ اور انکی وجہ سے قادیان کی پبلک کو کوئی دقت یا تکلیف نہیں ۔ ہمارا محلہ بھی شہر کے جنوب مشرقی کونہ پر ہے ۔ اور محلے کے اندر سے شارع عام بھی گذرتے ہیں جہاں سے عام پبلک بلا روک ٹوک گزرتی ہے ۔

لیکن افسوس ہے کہ بعض لوگ جو قادیان کے منفی بھر احمدیوں کو آرام سے دیکھنا نہیں چاہتے ۔ اور ہمارے مقدس مقامات کی حرمت کا بھی صحیح احساس کرنا نہیں چاہتے آئے دن شرارت اور فتنہ انگیزی کرتے رہتے ہیں ۔ کوچہ بندیوں کا یہ معاملہ ۱۹۵۰ء سے چل رہا ہے اس کے متعلق رپورٹ اور فیصلہ کے لئے مختلف اوقات میں مختلف افسران موقعہ دیکھ کر کارروائی کرتے رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں آخری فیصلہ کے لئے مورخہ ۲۲/۵۷ کو جناب وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ مع جناب کمشنر صاحب جالندھر ڈویژن ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور ۔ ایس ۔ ڈی ۔ ایم صاحب بٹالہ اور تحصیلدار صاحب بٹالہ ، قادیان تشریف لائے ۔ اور میونسپل کمیٹی قادیان کے ممبران ، احمدیہ جماعت کے نمائندگان قادیان کے باشندوں اور قریب کے دیہات کے نمائندوں کی موجودگی میں فیصلہ صادر فرمایا :-

اس فیصلہ کی رُو سے احمدیہ جماعت کو پابند کیا گیا کہ وہ ذیل ڈھاب سے ایک رستہ ننگل کلاں کے رستہ سے ملا دے تاکہ ننگل وغیرہ کے دیہات کے لوگوں کو بڑے بازار کے چوک تک پہنچنے کے لئے آسان اور چھوٹا رستہ میسر ہو جائے ۔ اور بعض دیہاتیوں کی مزعومہ دقت کا احسن طور پر حل ہو جائے ۔ چنانچہ احمدیہ جماعت نے ہزاروں روپے خرچ کر کے مذکورہ رستہ وقت مقررہ کے اندر تیار کر دیا ۔

لیکن باوجود اس کے کہ بالا افسران کے اس فیصلہ کی جو علاقہ کی پبلک کی رضامندی سے کیا گیا تھا احمدیہ جماعت نے تعمیل کر دی ۔ اور قادیان اور اردگرد کے دیہات کی پبلک کو کوئی دقت اور تکلیف نہیں گذشتہ میونسپل کمیٹی نے جو تنگ نظر اور فرقہ دارانہ ذہنیت کے حامل لوگوں کی اکثریت پر مشتمل تھی گورنمنٹ کے فیصلہ کی ناقدری کرتے ہوئے اس کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا جس کو ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے Suspend کرنے کی اطلاع دی ۔

اس کے بعد شرارتی عنصر مختلف شکلوں میں احمدیہ جماعت کو اس کے مرکز میں پریشان کرنے کے لئے مقامات مقدسہ کی حرمت کے منافی کوشش کرتا رہتا ہے ۔

چنانچہ اب ایک درخواست جن سنگھی شری رام پرکاش پربھاکر وغیرہ نے ناپسندیدہ طور پر دی ۔ جماعت کے خلاف دی ۔ جس کی انکوائری کے لئے مورخہ ۴/۵ کو جناب تحصیلدار صاحب قادیان تشریف لائے ۔ جماعت کی طرف سے جناب تحصیلدار صاحب کی خدمت میں بالا افسران کے فیصلہ جات دکھائے گئے ۔ اور جملہ حالات سے آگاہ کیا گیا ۔ شری رام پرکاش پربھاکر سے بھی تحصیلدار صاحب نے دریافت حالات کیا ۔ اور میونسپل ریکارڈ بھی دیکھا ۔

ہمیں افسوس ہے کہ فرقہ دارانہ ذہنیت کے لوگوں کی طرف سے بلا وجہ احمدیہ جماعت کے مرکز میں جو بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے مٹھی بھر احمدیوں کو پریشان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ خدا تعالےٰ ان لوگوں کو سمجھ دے ۔ تا وہ اپنی ملکی اور قومی ذمہ داریوں کو فراخدلی اور رواداری سے ادا کر سکیں ۔ اور بجائے ان ناپسندیدہ کارروائیوں کے سرکاری افسران کا تعمیری کاموں میں ہاتھ بٹائیں ۔ اور موجودہ نازک دور میں جس باہمی اتحاد اور محبت کی ملک کے باشندوں کو ضرورت ہے اس کا احساس کریں ۔ تاکہ ہمارا ملک جنت کا نمونہ بن کر آزاد ملکوں کی صف اول میں قابل فخر طور پر شامل ہو سکے ۔

مکرم ومحترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کیلئے دعا کی درخواست

مکرم ومحترم قاضی اکمل صاحب ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں ۔ کئی بیماریاں و عوارض لاحق ہیں ۔ اب دو ہفتے سے پیشاب میں بھی خلل ہے اور جسم پر دھبڑ سے نکلے ہوئے ہیں ۔ جن کی وجہ سے درد و سوزش اور بے خوابی و بے چینی میں اضافہ ہو گیا ہے آپ موذی صحابہ میں سے ہیں جو جوانی کی حالت میں قادیان ہجرت کر کے آگئے تھے اور تحریر کے ذریعہ سلسلہ کی بیش بہا خدمات سرانجام دیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر جب جماعت میں اختلاف ہوا تو آپ نے غیر مبائعین کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر خلافت کی تائید میں بکثرت مضامین لکھے ۔ ابتداءً جماعت کے نوجوانوں کو مضمون نویسی کی ترغیب دینے اور ٹریننگ دینے میں آپ کا بہت دخل ہے ۔ اور باوجود خرابیٔ صحت اور پیرانہ سالی کے اخبار بدر سے غیر معمولی انس اور محبت رکھتے اور وقتاً فوقتاً اپنے قیمتی مشورہ اور ہدایات سے مستفیض فرماتے ہیں اور بیمار ہو کر اپنا تازہ منظوم کلام اشاعت کیلئے بدر میں ارسال فرماتے ہیں احباب سے دعا کیلئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ آپکو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

یوم خلافت

بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء

۲۷ مئی کا دن یوم خلافت ہے ۔ اس دن حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اوّل منتخب ہوئے تھے اس دن تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور جلسوں میں خلافت کی اہمیت و برکات بیان کی جائیں اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے اور اس کا وجود ضروری ہے ۔ جملہ عہدیداران نوٹ فرمالیں اور ابھی سے تیاری شروع کر دیں ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

محمد صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راجہ آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۱۲ رمئی ۱۹۶۱ء

وصیّت کا بابرکت نظام

دفتر بہشتی مقبرہ قادیان سے دریافت کرنے پر یہ تعجب انگیز انکشاف ہوا۔ کہ ہندوستان میں اس وقت موصیوں کی تعداد صرف سات سو ہے۔ جن میں نصف کے قریب تو خاص قادیان ہی میں رہائش پذیر ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے اکناف میں پھیلی ہوئی جماعتوں میں صرف ساڑھے تین پونے چار سو افراد ہی نے اس بابرکت تحریک میں حصہ لیا ہے۔ یہ صورت حال ظاہر کرتی ہے کہ یا تو احباب جماعت نے نظام وصیت کی اہمیت کو نہیں سمجھا یا اس کی ضرورت اور اس کی افادیت پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔ ورنہ یقیناً موصیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوتی۔

جہاں تک ... طور پر وصیت کا تعلق ہے۔ اس کی اہمیت صحیحین میں مذکور حسب ذیل روایت سے ظاہر ہے۔ جس میں حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ۔

ماحق امرئ مسلم له شیء یوصی
فیه یبیت لیلتین الا
و وصیته مکتوبة عنده.
(مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۵)

جب کسی مسلمان کو اس قدر مالی وسعت حاصل ہو کہ اس میں وصیت کر سکتا ہو اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ دو راتیں بھی گزارے سوائے اس کے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہو۔"

دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے ایک مسلمان اپنے مال میں سے ⅓ تک کی وصیت کر سکتا ہے۔

اسلامی تعلیم جامع اور اکمل تعلیم ہے جو نوع انسان کے لئے بہترین ضابطۂ حیات پیش کرتی ہے۔ اور ہر زمانہ میں اس کی پیش آمدہ ضرورت کو بطریق احسن پورا کرتی ہے۔ اس مقدس تعلیم کا سرچشمہ وہ بزرگ و برتر ہستی ہے جس نے اپنی مبارک کتاب میں غیر مبہم الفاظ میں فرمایا

وان من شیء الا عندنا
خزائنه وما ننزله الا
بقدر معلوم (حجر ع)

ہر چیز کے خزانے ہمارے پاس موجود ہیں اور اُسے ہم اپنی منشاء کے حسب ضرورت ہی اتارتے ہیں۔

چنانچہ ادھر علوم جدیدہ دنیا کی مادی ترقی اور مختلف نظام ہائے حیات کی شکل میں ایک نئی صورت میں اسلام کے مقابل پر ظاہر ہوئے تو دوسری طرف خدا تعالیٰ نے ان کے حملہ کو بیکار بنانے کے لئے اس زمانہ کے مامور و مرسل کے ذریعہ ایک عرصہ پہلے ہی ایک مضبوط نظام کی داغ بیل ڈال دی۔ ہماری مراد اس سے وصیت کے بابرکت نظام سے ہے جسے مذکورۃ الصدر اسلامی تعلیم کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے تین سال پہلے اور آج سے ۵۵ سال قبل ۱۹۰۵ء میں رسالہ "الوصیت" میں بالہام الٰہی واضح کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جو حقیقی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ شرط مقرر کی ہے کہ وہ اپنی خوشی سے اپنے مال کے کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ ⅓ حصہ کی

وصیت کریں

اس جامع رسالہ میں حضور نے واضح فرمایا کہ ان وصایا سے جو آمد ہوگی وہ ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے خرچ ہوگی۔ بالفاظ دیگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں ۱۹۰۵ء میں دنیا کو آرام دینے والے اور ہر فرد بشر کی زندگی کو آسودہ بنانے والے اور ساتھ ہی دین کی حفاظت کرنے والے نظام کی بنیاد رکھی گئی

اس بابرکت نظام کی جامع تفصیل حضور کے حقیقی جانشین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۲ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بیان فرمائی جو "نظام نو" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔ اس وقت وصیت کی جملہ تفصیلات بیان کرنا ممکن نہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ احباب جماعت ہر دو رسائل کو ضرور مطالعہ فرمائیں تاہم بطور خلاصہ اس قدر ذہن نشین کرا دینا کافی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی ہے۔ جس کا ابتداء اشاعت دین کے لئے ایک عظیم الشان مستقل فنڈ مہیا کرنا ہے اور اس کی انتہا ساری دنیا کے معاشی مسائل کا بہترین حل ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس مبارک تحریک پر لبیک کہنے والے ہر موصی کے لئے روحانی پہلو سے ایسی شرائط مقرر

قرار دی گئی ہیں جن کی رعایت ایک ایسی مومنانہ زندگی کا نمونہ پیش کرتی ہے جس سے ایسے افراد کی تیاری کا کام سرانجام پاتا ہے جو دنیا میں ایک نئے روحانی انقلاب لانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

ہر چند کہ احمدیہ جماعت کا مطمح نظر ساری دنیا میں اسلام کی امن بخش تعلیم کی تبلیغ و ترویج ہے مگر اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر اس وقت ہمارا روئے سخن اپنے ہندوستانی احباب سے ہے۔ یہ ہندوستان کے چالیس کروڑ افراد تک پیغام حق پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں۔ اس بہت بڑی تعداد کے مقابل پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ڈیڑھ لاکھ ستائیس ہزار کا سالانہ بجٹ کچھ بھی نسبت نہیں رکھتا — اس قلیل سالانہ بجٹ کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں وصیت کے ذریعہ موصول ہونے والے چندہ کی مقدار ۱۵ ہزار کے قریب ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہوا کہ جماعت کے صرف سات سو افراد ہی بجٹ کا ایک چوتھائی بجٹ پورا کر دیتے ہیں۔ اگر جماعت اس بابرکت نظام کی اہمیت کو سمجھ لے اور وصایا کی طرف زیادہ توجہ دے تو علاوہ جماعت کی روحانی حالت میں غیر معمولی خوشگوار تغیر واقع ہو جانے کے جماعت کی مالی حالت کہیں زیادہ مضبوط ہو جائے اور قلیل بجٹ میں جبکہ تبلیغ اور تعلیم و تربیت پر نہایت محدود خرچ کیا جا رہا ہے اس پروگرام کو کہیں زیادہ وسعت دی جا سکتی ہے۔ اور اس سے جو خوش کن نتائج برآمد ہوں گے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں

اپنی یادگار چھوڑ جانے کے لئے دنیا میں لوگ طرح طرح کے طریق اختیار کرتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ ان کے اس جہان سے گذر جانے کے بعد کب تک دنیا والے انہیں یاد رکھتے ہیں مگر جو شخص خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے پاک اموال کا حصہ مخصوص کر دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی تقویٰ و طہارت کی ایک مثالی زندگی گذارتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نہ مٹنے والی کتاب میں اس کا نام بطور یادگار رکھا جاتا ہے۔ اور وفات کے بعد حسب وصیت جسے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کی یادگار باقی رہ جانے کے بارہ میں کس شخص کو شبہ ہے۔

جس صورت میں کہ ہمارا مرکز اس وقت سخت مالی مشکلات میں سے گذر رہا ہے احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ وصیت کی بابرکت تحریک کو زیادہ وسیع کریں بلکہ جماعت کے جملہ عہدیداران اور تمام پڑھے لکھے احباب اپنے اپنے حلقہ میں وصیت کرنے کی تحریک کریں مرد مردوں میں تحریک کریں اور عورتیں عورتوں میں ایسا کرنے سے

ایک طرف ان کی اپنی روحانی حالت بہتر ہو جائے گی۔ تو دوسری طرف سلسلہ کی مالی حالت بھی مضبوط ہوگی۔ اور نتیجۃً جماعت کے تبلیغی نظام میں وسعت کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اگر دوست تھوڑی سی ہمت کریں اور جن لوگوں نے تا حال وصیت نہیں کی اُن پر وصیت کی اہمیت واضح کریں تو موصیوں کی موجودہ تعداد کو دوگنے تین گنے تک پہنچانا کچھ مشکل نہیں۔ خدا کے فضل سے لوگوں کے دلوں میں ایمان ہے دین کے لئے اخلاص اور قربانی کا مادہ موجود ہے ضرورت صرف مناسب رنگ میں اُنہیں توجہ دلانے اور اس کی اہمیت کو واضح کرنے کی ہے۔

آخر میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ میں اس نوٹ کو ختم کرتے ہیں۔ حضور انور وصیت کی اہمیت اور اس کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اس نظام کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے ..... تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے اس کے ساتھ ہی میں اُن سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔"

(نظام نو صفحہ ۱۲۳)

آمین یا رب العالمین۔

دعائے نعم البدل

مورخہ ۲۲ اپریل کو چوہدری منظور احمد صاحب بہادر لڑکی ورویش کا چھوٹا بچہ ... سالہ بقدم ... موصوف مع اہل و عیال پاکستان کے ... وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قادیان ۱۰ ر مارچ آج بعد دوپہر ستری محمد دین صاحب درویش کی چھوٹی لڑکی ... وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ہر دو بچگان کے لئے دعا کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

از دفتر وکیل المال تحریک جدید

نوجوانانِ جماعت بھی اس طرف توجہ کریں

خدام اپنے آقا کی طرف سے عائد شدہ ذمہ واری کو سمجھیں

(۲ اقساط)

کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ ہو جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو!

تحریک جدید کے دفتر اول کے چھبیسویں اور دفتر دوم کے سولھویں سال کا آغاز نومبر ۱۹۵۹ء سے ہو چکا ہے لیکن ابھی تک بہت سے احباب اور جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے وعدہ جات برائے تحریک جدید موصول نہیں ہوئے۔ دفتر ہذا کی طرف سے جماعتی اور انفرادی طور پر احباب کو اس طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔

اسی طرح دفتر اول کے پچیسویں اور دفتر دوم کے پندرھویں سال کی بہت سی رقوم ابھی تک قابل وصول ہیں جن کی طرف مبلغین اور ... صاحبان اور انفرادی طور پر احباب کو توجہ دلائی جا چکی ہے خاص طور پر دفتر دوم کے چندہ جات کی سو فیصدی وصولی کی ذمہ داری مجالس خدام الاحمدیہ پر عائد ہوتی ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات میں تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے اور وعدوں کی وصولی کے لئے جماعت کے نوجوانوں کو مخاطب فرمایا ہے۔ احباب جماعت کے ذہنوں میں مستحضر کرنے کے لئے حضور اقدس کے بعض ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

"میں جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ واریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں .... وہ اس بات کو اپنے ذمہ لے لیں کہ انہوں نے ہر ممکن طریقہ سے اس اگلے دور کو کامیاب بنانا ہے اور اس کے لئے انہیں کتنی بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ ضرور کریں گے۔"

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اُٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام (دفتر دوم کے وعدوں کے حصول کا کام اور جملہ وعدوں کی وصولی کا کام) کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور کوشش کریں گے کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے بہت بڑی ذمہ واری رکھتے ہیں

"خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ بہت بڑی ذمہ واری رکھتا ہے ....

... قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ سے کئے جاتے ہیں وہ مسئول ہیں یعنی ان کے بارے میں جواب طلبی ہو گی وہ آدمی جس نے وعدہ نہیں کیا وہ کم درجہ ہے اور خدا تعالیٰ اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گا۔ لیکن جس نے وعدہ کیا ہے اور اُسے پورا نہیں کیا وہ مجرم ہے اور خدا تعالیٰ اُسے سزا دے گا پس یہ وعدے معمولی چیز نہیں۔"

وعدہ پورا کرنے کے لئے یاد دہانی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہے یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہوں اخبارات میں اعلانات ہو رہے ہوں اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں ....

... تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا اور تمہاری جیبیں بھی خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گی اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے روپیہ کو بڑھا دے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی من غلہ حاصل کر لیتا ہے اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے۔"

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات سے واضح ہے کہ جس رنگ میں دور اول کے مخلصین نے مالی قربانی کے میدان میں اخلاص اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے ابھی تک دور دوم کے مخلصین اس معیار تک نہیں پہنچے حالانکہ سلسلہ کی ضروریات پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں اور کام دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ مومن کا ہر دوسرا قدم اس کے پہلے قدم سے آگے بڑھنا چاہیئے جس کے لئے ضروری ہے کہ مستقل بنیادوں پر تحریک جدید کی قربانی جاری رہے اور دور اول کے مجاہدین کی وفات اور کمی کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو رہا ہے دور دوم کے مخلصین اپنی پوری توجہ اور کوشش کے ساتھ پورا کریں۔

اس لئے نہ صرف جماعت کے جملہ عہدیداران اور مبلغین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی کوششوں کو تیز تر کر کے حضور کے ارشادات کی تعمیل میں ہر فرد کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی پوری کوشش کریں اور پھر وعدوں کی وصولی کا اہتمام بھی کریں تا کہ جماعت کا کوئی بھی فرد اس عظیم الشان نتائج پیدا کرنے والی تحریک میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ جس طرح دور اول کے انیس سالہ مجاہدین کی یادگاری کتاب شائع کی گئی ہے دور دوم کے انیس سالہ مجاہدین کی یادگاری کتاب بھی شائع کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

از دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان

نظام نو کی تعمیر

اور

وصیت

الہام الٰہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت یُحیِی الدین ویقیم الشریعۃ بیان کی گئی ہے یعنی آپ کے ذریعہ آئندہ دین اسلام کا احیاء اور شریعت محمدیہ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

آپ نے جہاں روحانی دنیا کی کایا پلٹ دی۔ ایک نمونہ جماعت قائم کر دی۔ وہاں حضور نے اسلامی تعلیم کو دنیا میں تمام تر راسخ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان نظام بھی پیش کیا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو حقیقی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ انتظام فرمایا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے اپنے مال کا کم از کم دسواں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ ⅓ حصہ کی وصیت کریں۔ چنانچہ اس طریق پر وصیت کرنے والے مخلصین کے بارہ میں فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا تعالیٰ کیلئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کیلئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

(الوصیت)

اسی طرح اس قبرستان کے متعلق بعض الٰہی بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

۱۔ "اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتار دی گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (الوصیت)

۲۔ "کوئی نادان اس قبرستان اور اس نظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔" (الوصیت)

پھر حضور علیہ السلام اس قبرستان کے متعلق ان الفاظ میں تین دفعہ دعا فرماتے ہیں:۔

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔"

پھر آپ نے ان وصایا سے جو آمد ہوگی اس کے مصارف بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ مالی آمدنی ایک باامانت اور اہل انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن وکتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ خرچ کریں گے۔ ۔ ۔ ۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔"

ان تمام اقتباسات پر غور کرنے سے ہر شخص اس نظام کی عظمت شان اور اس کی وسعت کا کسی قدر اندازہ کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے ۱۹۰۵ء میں دنیا کو آرام دینے والے۔ ہر فرد بشر کی زندگی کو آسودہ بنانے والے اور سالہا سال دین کی حفاظت کرنے والے نظام نو کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اب دنیا کو کسی اور نظام نو کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وصیت اس تمام نظام پر حاوی ہے جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ اور جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو اس سے صرف تبلیغ ہی نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے مطابق ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ پس جو وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔ وصیت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔" "دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد راہ جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے یا بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون۔"

بالآخر میں تمام احباب جماعت سے اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔

"اے دوستو۔ جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے اس نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔ اے دوستو! دنیا کو یہ نظام دین کوشش کر کے بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو تیار رکھنے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔"

اسی طرح حضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آ جائے۔ جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

اور بالآخر بالفاظ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک نظام نو میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے۔ کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیاوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔" اور امید کرتا ہوں کہ آپ میرے اس پیغام اور تحریک کو جماعت کے ان احباب تک جنہوں نے تا حال وصیت نہیں کی پہنچاتے ہوئے انہیں رسالہ(۱)

(۱) الوصیت کا مطالعہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے وصیت کرنے کی ترغیب دلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کو جو در اصل الٰہی منشاء ہے پورا کرنے ... زیادہ سے زیادہ ... [illegible] ... مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان)

اسلام دنیا کیلئے ایک سورج کی حیثیت رکھتا ہے اور تحریک جدید اُس کے نور کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا رہی ہے!

جو شخص اسلام کا سورج چڑھانے میں حصہ نہیں لیتا وہ دنیا کو ہمیشہ کیلئے تاریکی میں مبتلا رکھنا چاہتا ہے

تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی افادی حیثیت!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۳ء۔ بمقام ربوہ

تحریک جدید کے بارہ میں یہ ارشادات حضور کی اس تقریر کا ایک حصہ ہیں جو حضور نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۳ء کو جلسہ سالانہ میں فرمائی تھی۔ اور جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ اب یہ حصہ الفضل میں شائع ہونے پر افادۂ احباب کے لئے نقل کیا جاتا ہے

اب میں اس ضروری امر کو لیتا ہوں کہ

تحریک جدید

ایک اہم ترین دور میں سے گذر رہی ہے۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسے اچھی طرح ذہن نشین کرے اور اپنے آپ کو اس بوجھ کے اُٹھانے کے لئے تیار کرے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دورِ اول کے بدلنے کے ساتھ جو ایک قسم کا تغیر ہوا ہے اس کی وجہ سے جیسے گاڑی کا کانٹا بدلتا ہے تو انسان کو دھکا لگتا ہے اسی طرح اس تغیر کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اس دفعہ چالیس فی صدی وعدے کم آئے ہیں۔ چالیس فی صدی جب زیادہ آتے تھے تب بھی خرچ پورا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن چالیس فی صدی کم آنے کے تو یہ معنے ہیں کہ سب مشن بند کر دیئے جائیں اور مشنریوں کو خالی بٹھا رکھا جائے۔ یہ نتیجہ اس بات کا ہے کہ باوجود میرے سمجھانے کے کہ یہ تحریک صرف چند سالوں کے لئے نہیں۔ لوگ اسے وقتی تحریک سمجھتے رہے

میرا تجربہ ہے

کہ باوجود اس کے کہ لوگوں کو سمجھاتے چلے جاؤ کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن قادیان میں میں کہہ رہا تھا کہ دیکھو تم نے قادیان سے نکلنا ہے تو سارے جلسوں کے کہنے تھے ہیں یونہی جوش دلا رہے ہیں کیونکہ قادیان سے پھر نکل آئے۔ پھر میں نے کہنا شروع کیا دیکھو الٰہی حکم سے یہاں زیادہ دیر رہنا ہے۔ لیکن یہیں پر سے آدمی لوگوں کو کہتے پھرے کہ یہاں کیا مکان بنانا ہے اب تو ہم قادیان جانے والے ہیں۔ یہاں بیچارے اکیلے دوست بیوقوف ہو گئے۔ وہ جب کوئی مکان بنوانے لگتا تو اسے جلسہ کہتے گئے کہ رہنے دو۔ مارچ میں تم نے وہاں جانا ہے اب سنتے ہیں وہ وہاں کا نہی ہے۔ اس عرصہ میں آپ فوت ہو گئے اور سات سال کے بعد یہیں دفن ہوئے۔ تو وقت پر سمجھاتے رہو دلوں پر تو ایسی گرہ پڑ جاتی ہے کہ سمجھنے میں ہی نہیں آتے۔ میں جماعت کے لوگوں کو بار بار کہتا رہا کہ تمہیں اسلام کے لئے دائمی طور پر قربانیاں کرنی پڑیں گی مگر اس کو سنتے ہوئے بھی لوگ سمجھتے رہے کہ یہ تو تھوڑا

مذاق

حقیقت یہی ہے

کہ یہ صرف چند سالوں کی بات ہے اور اب جبکہ میں نے کھول کر بتا دیا کہ یہ تحریک ہمیشہ کے لئے ہے تو بس خاموش کھڑے ہیں وعدہ اُن کے مونہہ سے نہیں نکلتا۔ لیکن سوچو تو اس کا نتیجہ کیا خطرناک ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو ہمیں اپنے سارے مشن بند کرنے پڑیں گے اور کہنا پڑے گا کہ جماعت چندہ نہیں دیتی مگر کیا ایسی صورت میں ہم دنیا کو اپنا مونہہ دکھانے کے قابل رہیں گے پس

اس غفلت کو دور کرو

اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے کام کو بڑھاتے چلے جائیں اور اتنا بڑھائیں کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پہنچ جائے۔ یہ چیز ہے جو ہم کو ساری دنیا پر ممتاز کرتی ہے "الفتح" اخبار مصر کا ایک شدید مخالف اخبار ہے پچیس تیس سال سے وہ ہماری مخالفت کرتا آتا ہے۔ لیکن تبلیغ کے سلسلہ میں اسے لکھنا پڑا کہ احمدیوں کے مقابلہ میں ہماری شرم سے گردنیں جھک جاتی ہیں ہمارا روپیہ ان سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ ہمارے آدمی ان سے سینکڑوں گنے زیادہ ہیں۔ ہماری طاقت ان سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ لیکن تبلیغ اسلام کے لئے غیر ملکوں میں جا کر جو یہ کام کر رہے ہیں اس کے مقابلہ میں ہمارے [illegible] صفر ہے۔ حالانکہ وہ شدید دشمن ہے لیکن کہتا ہے اسباب میں ہم کو ماننا پڑتا ہے سچائی کا ہم کس طرح انکار کر دیں۔ تو

یہ ایک ایسی چیز ہے

جس میں خدا تعالیٰ نے ہم کو ایسا فخر دیا ہے کہ سوائے اس کے کہ کوئی ڈھیٹ بن کر انکار کر دے اس کے لئے اور کوئی صورت ہی نہیں ہے جیسا کہ روپیہ کسی کے ہاتھ پر رکھ دو۔ تو وہ کہتا پھرے کہ مجھے نہیں ہے یا چھوٹے بچے بعض دفعہ کھیلتے ہوتے ہیں تو یونہی

ماں باپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں کہ میں نے روپیہ دیا ہے مٹھی بند کر لو۔ وہی بات ہے۔ اگر کوئی شخص ہماری تبلیغ دیکھ کر بھی کہتا ہے کہ کوئی تبلیغ نہیں تو ساری دنیا اس پر ہنستی ہے کہ احمق آدمی ہے تبلیغ ہو رہی ہے۔ لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ یہ کس طرح کہتا ہے کہ تبلیغ نہیں ہو رہی۔ غرض

ایک ہی چیز ہے

جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا اگر اس خوبی کو جس کا کوئی بھی دنیا میں انکار نہیں کر سکتا۔ جس کو دشمن بھی مانتا ہے تم تلف کر دیتے ہو تو پھر مجھے نہیں سمجھ آتی کہ کونسی دلیل ہے۔ جس سے میں تمہیں سمجھا سکوں مسیحیت کو تم بُرا کہتے ہو۔ کہتے ہو یہ دجال ہے۔ لیکن مسیحیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال پہلے کی آئی ہوئی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو تیرہ سو پچاس سال کے قریب گذرے اور مسیح کے زمانہ کو ۱۹۵۰ سال گذر رہے ہیں۔ لیکن باوجود سوا چھ سو سال اوپر ہونے کے

اُن کی یہ حالت ہے

کہ آج بھی ساری دنیا میں عیسائی مبلغ پھر رہا ہے اور مسلمانوں کو تبلیغ چھوڑے ہوئے بارہ سو سال گذر چکے ہیں۔ بس پہلی صدی کے بعد مسلمانوں نے کہا بہت ہو گیا اب نہیں ضرورت مگر پھر اُن کی تو کچھ بات بھی تھی۔ وہ چند کروڑ ہو گئے تھے۔ مگر تم تو تین لاکھ ہو نہ تیرہ میں۔ ابھی بہت ہوئے ہی نہیں تم کس طرح تھکے بیٹھے جا رہے ہو۔ اگر تمہاری تعداد بھی کروڑوں کروڑ ہو چکی ہوتی۔ اگر تم بھی دنیا میں کوئی غلبہ حاصل کر چکے ہوتے۔ اگر تم کو دنیا میں تجارتیں مل جاتیں تم کو حکومتیں مل جاتیں اور پھر تم سست ہو جاتے تو سمجھ میں آ سکتا تھا کہ تھک گئے۔ بیوقوفی سے انہوں نے سمجھ لیا کہ ہم نے بڑی ترقی کر لی ہے لیکن تم نے تو

ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا

ایک وہ آدمی جس نے روٹی کھائی ہو پیٹ بھرا ہوا ہو وہ اگر کہہ دے کہ شام کا کھانا نہیں کھائیں گے۔ پیٹ بھرا ہوا ہے۔ تو اس کو بھی ہم بے وقوف ہی سمجھیں گے اور کہیں گے کہ شام کو ہی پتہ لگے گا۔ لیکن ایک آدمی جو فاقے بیٹھا ہے وہ اگر کہے ہم نہیں پکاتے پیٹ بھرا ہوا ہے۔ اس کو سوائے پاگل کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ تو تمہارے سامنے تو ایسا کام پڑا ہوا ہے کہ جس میں سے کوئی حصہ تم نے کیا ہی نہیں۔ تم خدا کے سامنے بھی جواب دہ ہو۔ تم انسان کے سامنے بھی جواب دہ ہو۔ تم اپنے نفس کے سامنے بھی جواب دہ ہو۔ تم اپنی اولاد کے سامنے بھی جواب دہ ہو۔ تمہاری آنے والی اولادیں کہیں گی کہ میرا باپ کتنا بے وقوف تھا کہ اس نے میرے لئے کمائے ہوئے۔ کتنا قریب کا زمانہ اس کو ملا۔ ایسے وہ دلائل اسلام کی تائید میں ملے جن کو مسیح موعود نے پیش کیا تھا۔ وہ دلائل سے جو قرآن کریم کی نئی تفسیروں سے اس کے سامنے آ گئے تھے۔ وہ ذرا میں کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے آگے آ رہے تھے۔ لیکن پھر بھی اس بیوقوف نے اس وقت قربانی نہ کی۔ اور آج ہمارے لئے یہ امر تباہی اور ذلت کا موجب بنا ہوا ہے پس تمہارا فرض ہے تمہاری اولاد کے لئے۔ تمہارا فرض ہے خدا کے سامنے۔ تمہارا فرض ہے اپنے نفس کے سامنے تمہارا فرض ہے اپنی قوم کے سامنے۔ تمہارا فرض ہے اسلام کے سامنے۔ تمہارا فرض ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہ تم اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرو۔ اور اسلام کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو۔

پس اس کام میں کسی قسم کی کوئی سستی اور ہیر پھیر کا سوال نہیں۔ زیادہ سے زیادہ تم یہ کہہ دو گے کہ یہ ہمارا [illegible] ہے۔ مگر اس کو پھر بھی لگا کہ یہ تحریک دائمی ہے تم بے شک کہہ دو کیا حرج ہے۔ میں تو اس کی حکمت سمجھتا ہوں کہ شروع میں وقت پتہ لگ جاتا۔ تو تم نے اتنی دور نہیں چلنا تھا۔ یہ تو خدا نے عجیب طور کو تمہارے لئے [illegible] گئے ہیں جا رہے ہیں ہمیں اسی طرح کیا ہے کہ

گھاس دکھایا بھوڑا سا چلایا۔ پھر گھاس دکھایا۔ کچھ آگے چلایا۔ پھر گھاس دکھایا پھر آگے چلایا۔ یہاں

ایک وقت آگیا

کہ اس نے کہا کہ چھوڑو اس غول کو سیدھی طرح ظاہر کرو کہ تمہیں قیامت تک یہ کام کرنا پڑے گا۔ دیکھو اسلام باوجود اپنے سارے دلائل کے اس وقت دنیا کی آبادی کا زیادہ سے زیادہ ۱/۴ حصہ ہے اور عیسائیت اپنی ساری نامعقولیوں کے باوجود

تعداد کے لحاظ سے

دنیا کے ۱/۴ حصہ سے زیادہ ہے اور طاقت کے لحاظ سے تو ساری طاقت اس کے پاس ہے۔ نوے فی صدی طاقت اس کے پاس ہے۔ دس فی صدی دوسروں کے پاس ہے۔ یہ نتیجہ ہے ان کے تبلیغ کرنے کا۔ انہوں نے باطل کی تائید کی اور اس کو غالب کر دیا۔ مسلمانوں نے سچ کی تائید نہ کی۔ اور سچ مغلوب ہو گیا

خدا نے یہ قانون بنایا ہے

کہ جو شخص کسی مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرے گا۔ وہ جیتے گا۔ جو نہیں کرے گا وہ مغلوب ہو جائے گا اور جو عیسائیت کا لوگوں کے دماغ پر اثر ہے۔ اس کو اگر دیکھیں تو وہ سو فیصدی ہے۔ یعنی اب جو مسلمان کہلانے والے ہیں۔ اگر تم ان سے باتیں کرو۔ تو ان کے خیالات ان کا فلسفہ۔ ان کی آراء ان کے فیصلے سارے عیسائیت کے ماتحت ہیں۔ اسلام والی کونسی بات ہے۔ صرف یہ کہہ دیں گے "اسلام زندہ باد" اور اس کے بعد ساری

عیسائیت کی باتیں شروع کرینگے

اسلام زندہ باد۔ اسلام میں ڈیموکریسی ہے۔ حالانکہ ڈیموکریسی تو ہے ہی امریکہ اور انگلستان کا لفظ۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا بھی نہیں تھا۔ ڈیموکریسی کہاں سے آگئی۔ تم یہ کہو کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ اس کو اصل شکل میں پیش کرو پھر آپ دنیا فیصلہ کرے گی کہ یہ تعلیم ڈیموکریسی سے کتنی ملتی ہے۔ اور کتنی نہیں ملتی۔ یا کہہ دیں گے۔ اسلام میں روٹی کپڑے کا انتظام مسلمانوں نے کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں کمیونزم ہے۔ غرض وہ نام جس کو سو سال پہلے بھی تمہارا باپ نہیں جانتا تھا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیں گے۔ حالانکہ

کہنا یہ چاہیئے

کہ اسلام روٹی کپڑے کا انتظام کرتا ہے

پھر آپ ہی آپ لوگ فیصلہ کریں گے کہ کمیونزم سے اس کا کتنا جوڑ ہے اور کتنا نہیں۔ لیکن دماغ پر چونکہ عیسائیت کے خیالات غالب ہیں۔ اس لئے نقل کرنی جانتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اگر ہم کہیں گے کہ اسلام کمیونزم ہے۔ تو پھر بہت سے لوگ کہیں گے۔ واہ واہ بڑی اچھی بات ہے۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اسلام کمیونزم نہیں لیکن ہم کو بیوقوف بنانے کے لئے کیمونسٹ بھی کہتے ہیں ہاں ہاں ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ اسلام کمیونزم ہے۔ اور جب کوئی کہہ دیتا ہے کہ اسلام ڈیموکریسی ہے۔ تو وہ خوب جانتے ہیں کہ اسلام وہ ڈیموکریسی نہیں سکھاتا جو یورپ سکھاتا ہے۔ لیکن وہ ہم کو لوٹنے کے لئے کہتے ہیں۔ ہاں بالکل ٹھیک ہے

قرآن کریم میں ڈیموکریسی ہے

تاکہ مسلمان اس کی تائید کرتے رہیں۔ غرض آدھے ایک عقیدہ کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ اور آدھے دوسرے کے۔ ہمارا دماغ ان کے ماتحت ہے۔ ہمارے افکار ان کے ماتحت ہیں۔ ہمارے ذہن ان کے ماتحت ہیں اور سو فی صدی ہم ان کے ماتحت ہیں۔ مذہب کو لے لو حضرت عیسیٰ خدا تعالےٰ کے ایک نبی ہیں۔ اور ہم ان کی عزت کرتے ہیں مگر سچا ہونا اور چیز ہے۔ اور کسی کو لیڈر تسلیم کرنا اور بات ہے۔

ہمارے لیڈر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے متعلق سب مانتے ہیں کہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ کہہ دو کہ عیسےٰ مر گیا ہے تو دوسرے کے منہ میں جھاگ آنی شروع ہو جاتی ہے یہ کیوں ہے یہ محض عیسائیت کے اثر کی وجہ سے ہے۔

عیسائی کہتے ہیں

مسلمان اپنے معتقد ہیں کہ عیسےٰ مُردان کا نبی نہیں تھا۔ اس کو بھی زندہ مانتے ہیں اور ہم نے کہا سبحان اللہ اب تو عیسائی بھی ہماری تعریف کر رہے ہیں۔ اس لئے جتنا ہم اس کو آسمان پر چڑھائیں گے۔ اتنا ہی عیسائی ہم پر خوش ہو جائیں گے۔ غرض تم کو ان سب کا مقابلہ کرنے کے لئے اور پھر دوسری رَو جو کمیونزم کی ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانا پڑے گا۔ کیپٹلزم کو

اخلاق اور تعلیم کے نام پہ

دھوکہ دیتی ہے وہ کہتے ہیں کہ کرسچین سویلائزیشن اور مسلمان بھی اپنی تقریر میں کہتا ہے۔ کہ

کرسچین سویلائزیشن حالانکہ کرسچین سویلائزیشن دنیا میں نہیں ہے اگر کوئی چیز ہے تو محض اسلام کی سویلائزیشن ہے مگر مسلمان

اسلامک سویلائزیشن

کی موجودگی میں ہوئے گا تو کہے گا کہ کرسچین سویلائزیشن کیونکہ یورپ کے لوگوں سے انہوں نے یہ لفظ سیکھا ہوا ہے۔ عیسائیت کے ساتھ اخلاق کا کوئی تعلق نہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی تعلیم کہلا سکتی ہے کہ تیرے ایک گال پر اگر کوئی شخص تھپڑ مارے تو تو دوسرا اس کی طرف پھیر دے یہ بد اخلاقی اور بزدلی ہے یا بے غیرتی کی تعلیم ہے

اخلاقی تعلیم

وہ ہے جو قرآن سکھاتا ہے کہ اگر مار کھانے میں فائدہ ہو تو مار کھا اور اگر مارنے میں فائدہ ہو تو مار۔ بہرحال جس سے دنیا کو فائدہ پہنچتا ہو جس سے لوگوں میں امن قائم ہوتا ہو۔ جس سے [illegible] دوسرے لوگوں کی اصلاح ہوتی ہو وہ کام کر۔ نہ مار کھانا اچھا ہے اور مارنا اچھا ہے۔ دونوں برے ہیں۔ ہاں وہ چیز اچھی ہے جو اپنے موقعہ پر کی جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک لطیفہ

سنایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ کہیں شیر اور بھیڑیا میں بحث ہو گئی۔ کہ سردی پروہ میں ہوتی ہے یا ماگھ میں۔ خوب لڑے۔ شیر کہے پوہ میں ہوتی ہے۔ بھیڑیا کہے ماگھ میں ہوتی ہے۔ آخر بڑی دیر بحث کرنے کے بعد انہوں نے کہا گیدڑ کو بلاؤ اور اس سے فیصلہ چاہو۔ گیدڑ بیچارہ آیا۔ اس کے لئے وہ بڑی مار کھنڈ تھا اور یہ بھی مار کھنڈ اس کی بات کہے تو وہ مارے۔ اس کی بات کہے تو یہ مارے۔ آخر کہنے لگا۔ ٹھہر جاؤ ذرا سوچ لوں۔ سوچ سوچ کر کہنے لگا سنو سنگھ سردار بگھیاڑ راجی

نہ پالا پوہ نہ پالا ماگھ پالا واجی

یعنی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے تو سردی ہو جاتی ہے ورنہ سردی نہ پوہ میں ہے نہ ماگھ میں۔ ربوہ میں تو یہی ہوتا ہے کہ ہوا چلتی ہے تو ہم ٹھٹھرنے لگ جاتے ہیں اور ہوا بند ہوتی ہے تو رات کے وقت دروازے کھول دیتے ہیں تو اصل چیز یہی ہے کہ کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کے منہ پر جب تک تھپڑ نہ ماریں اس کی اصلاح نہیں ہوتی اور کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ مارنا اس کیلئے مضر ہو جاتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ قصہ سنایا ہے

بچپن میں

میرے پاس ایک کشتی تھی اس کو لڑکے چھیڑا کرتے تھے۔ لے جاتے تھے۔ اور نالہ پر کودتے پھرتے تھے۔ اپنی طرف سے گویا عجب تھے۔ مگر درحقیقت توڑتے تھے آدھا ادھر بیٹھ گئے اور آدھا ادھر بیٹھ گئے۔ اور پانی میں غوطہ دے دیا میں بارہا تو ہر روز دیکھوں کہ کشتی خراب ہو گئی ہے۔ میرے جو دوست سکول میں پڑھتے تھے میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ آپ کو پتہ نہیں اسے تو دوپہر کے وقت لڑکے لے جاتے ہیں۔ اور اسے خوب خراب کرتے ہیں۔ میں نے کہا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ تم اب مجھے بتانا۔ انہوں نے کہا اچھا۔ دوسرے تیسرے دن عصر کے قریب بھاگا بھاگا ایک لڑکا آیا۔ کہنے لگا چلو اب وہ کشتی لے گئے ہیں۔ میں گیا تو

کیا دیکھتا ہوں

کہ وہ کشتی ڈھاب میں لے گئے ہیں۔ دس دس لڑکے اس پر سوار ہیں اور کچھ بیچ میں لٹکے ہوئے ہیں۔ اور اس پر چھلانگیں لگاتے ہیں۔ کوئی مٹی ڈالتا ہے کوئی پانی پھینکتا ہے غرض ایک کھیل ہوائی ہوتی ہے۔ جیسے فٹ بال ہوتا ہے۔ مجھے سخت غصہ آیا۔ میں نے ان کو آواز دی کہ ادھر آؤ چونکہ ان میں سے کوئی قصائی تھا کوئی نائی اور گاؤں میں ہماری حکومت تھی وہ مجھ سے ڈر کر بھاگ گئے حالانکہ وہ میرے قابو میں نہیں آ سکتے تھے۔ وہ مجھ سے دوسری طرف تھے۔ لیکن میری

اس آواز کا رعب ایسا پڑا

کہ وہ بیچارے چپکے سے کشتی لے آئے اور کچھ بھاگ گئے۔ جوں جوں وہ آتے جائیں انہیں ڈر آتا چلا جائے کہ اب ہمیں مار پڑے گی۔ آخر کود پڑے اور تیر کر نکل گئے صرف ایک لڑکا رہ گیا اور وہی لیڈر تھا ان کا۔ وہ جس وقت کنارے پر کشتی لایا تو میں غصے میں اس کی طرف گیا۔ وہ زیادہ مضبوط تھا اور مجھے غرور تھا اپنے مالک ہونے کا میں نے زور سے اُس کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا اس پر اس نے اپنا منہ بچانے کے لئے ہاتھ آگے رکھ دیا۔ جب اس نے ہاتھ رکھا تو مجھے اور غصہ چڑھا اور میں اسے مارنے کے لئے ہاتھ پیچھے لے گیا۔ جب میں تھوڑی دور تک لے گیا۔ تو اس نے ہاتھ نیچے کر لیا اور کہنے لگا کہ مار لو۔ بس اس کا یہ فقرہ کہنا تھا کہ وہیں میرا ہاتھ گر گیا اور

اس وقت یہ حالت ہوئی

کہ شرم کے مارے مجھ سے واپس نہیں ہوا جاتا تھا تو کوئی وقت مارنے کا ہوتا ہے اور کوئی معاف کرنے کا ہوتا ہے۔ کسی وقت انسان مار سے اصلاح کرتا ہے اور کسی

وقت معاف کر کے اصلاح کرتا ہے۔ یہ
ترقی کی بات ہوتی ہے کہ ایک ہی چیز
کو انسان سے سے اور کہے کہ اسی طرح کرنا ہے
اسلام نے ہم کو درمیانی تعلیم دی ہے۔
تو سویلزیشن تو ہے ہی اسلام میں سویلزیشن
اور کسی مذہب میں ہے کہاں کہ اس کا نام ہم کریچن
سویلزیشن رکھیں سوائے اسلام کے کوئی
سویلزیشن نہیں۔ مگر چونکہ عیسائیت غالب ہے
اس لئے ہم ان کے پیچھے ناچتے ہیں۔ ملیں تم کو
ان چیزوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ
کو تیار کرنا ہے اور اسلامی تہذیب کو دنیا
میں پھیلانا ہے۔ دنیا کے پاس جو کچھ ہے بیشک
وہ بعض جگہ پر امن بھی ہے۔ لیکن اس امن کے
ہوتے ہوئے بھی وہ دنیا اندھیرے میں
ہے جب تک

اسلام کا نور

ان لوگوں تک نہیں پہونچے گا۔ اس وقت
تک دنیا کا اندھیرا دور نہیں ہو سکتا۔ سورج
صرف اسلام ہے جو شخص اس سورج
کے چڑھانے میں مدد نہیں کرتا وہ
دنیا کو ہمیشہ کے لئے تاریکی میں رکھنے
کی کوشش کرتا ہے اور ایسا انسان کبھی
دنیا کا خیر خواہ یا اپنی نسل کا خیر خواہ
نہیں کہلا سکتا۔ اس وقت تک تحریک جدید
کے ذریعہ سے جو تبلیغ ہوتی ہے اس کے
نتیجہ میں تیس چالیس ہزار آدمی عیسائیوں
سے مسلمان ہو چکا ہے اور یہ طاقت روز
بروز بڑھ رہی ہے اور اسے مضبوط کرنا ہر
احمدی کا فرض ہے بلکہ ہر مسلمان خواہ وہ
احمدی نہ ہو اس کا بھی فرض ہے کہ اس
کام میں مدد دے۔ اب چھوٹا کام ہونے
کی وجہ سے مرکزی خرچ تبلیغ سے نسبتاً
زیادہ ہوتا ہے۔ اگر کام پھیل جائے تو یہ
نسبت کم ہو جائے گی۔ پس اول تو

یہ ضرورت ہے

کہ ہر مبلغ کو ادھر ادھر چلنے اور لیکچر دینے
کے لئے اور لٹریچر لینے کے لئے اور لٹریچر
تقسیم کرنے کے لئے زیادہ امداد یہاں سے
پہنچے۔ دوسرے یہ ضرورت ہے کہ باہر کے
ملکوں سے مزید طالب علم یہاں بلوائے
جائیں۔ اور مبلغ تیار کئے جائیں۔ تیسرے
یہ کہ ضروری لٹریچر وسیع پیمانہ پر تیار کیا
جائے اور جماعت اسے خود پڑھے اور
مستحق لوگوں میں تقسیم کرے۔ چوتھے یہ کہ
چندہ کو مضبوط کیا جائے اور کسی دور کے
اختتام کو اختتام نہ سمجھا جائے بلکہ
یوں سمجھا جائے کہ ہم نے ایک پودا لگایا
ہے تاکہ ہمارا معدہ دین کے ہضم کرنے
کے لئے زیادہ مضبوط ہو جائے اور یہ
دور ہم کو اس لئے ملا تھا کہ ہم آئندہ قربانیاں
اور زیادہ شوق سے کر سکیں۔ اب
اس

چندے کو لازمی کر دیا گیا ہے

اب ہر مرد اور ہر عورت کا فرض ہے کہ وہ
اس میں حصہ لے۔ لیکن ہمارا پانچ روپے
کی شرط موجود ہے جو پانچ روپے تک
اکٹھا نہیں دے سکتا وہ دو مل کے پانچ
دے دیں۔ تین مل کے پانچ دے دیں
چار مل کے پانچ دے دیں۔ پانچ مل کے
پانچ دے دیں سارا خاندان مل کے پانچ
دے دے۔ لیکن حساب کی سہولت کے
لئے وہ قائم ہے کہ کم سے کم پانچ کی رقم
ہو۔ چاہے وہ کئی آدمی مل کر دیں۔
میں جیسا کہ بتا چکا ہوں اس وقت
آپ کے وعدے گزشتہ سالوں سے
چالیس فی صدی کم ہیں اور یہ خطرناک
بات ہے۔ خرچ اس وقت پچیس فی صدی
زیادہ ہو چکا ہے اور بڑھتا چلا جائے
گا

اس کا علاج یہی ہو سکتا ہے

کہ (۱) ہر احمدی مرد اور عورت اس بوجھ کو
اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے اور کم
سے ایک ماہ کی پوری آمد تک حسب حال
چندہ دے۔ یعنی کم سے کم چندہ ہر شخص
کوشش کرے کہ اپنی ماہوار آمدن کا ¼
ایک دفعہ دے دے۔ یعنی اڑتالیسواں
حصہ سال کی آمدن کا یا دو فی صدی سمجھ لو اور
آٹھ فی صدی تک جو زیادہ توفیق رکھتے ہیں
مثلاً تنخواہ زیادہ ہے، شادی نہیں
ہوئی یا بیوی ہے بچے نہیں یا بچے ہیں لیکن
تھوڑے یا ایسے مقام پر ہے جہاں خرچ کم ہوتا
ہے یا تنخواہ اتنی زیادہ ہے کہ ان کے باوجود
روپیہ بچ رہتا ہے۔ تو ایسا آدمی کوشش
کرے کہ مہینہ کی ایک تنخواہ کے برابر
دے دے۔ لیکن چونکہ پہلے بعض لوگ
اس سے بھی زیادہ دیتے رہے ہیں۔ میں
نے کہا ہے کہ وہ فی الحال دس فی صدی
کم کرنا شروع کر دیں جو لوگ ایسے ہیں وہ
میرے خیال میں

دس پندرہ فیصدی

سے زیادہ نہیں ہوں گے وہ اس سال
مثلاً دس فی صدی کم کر دیں۔ لیکن دوسرے
آدمی جو اپنا چندہ بڑھائیں گے تو اس
سے یہ کمی انشاء اللہ پوری ہو جائے گی
اور دو تین سال میں چندہ Adjust
ہو جائے گا (۲) دوسرے باہر کے مبلغ
بیرونی مشنوں کو خود اپنا بوجھ اٹھانے
کے قابل بنائیں۔ تیسرے مرکز مرکزی خرچ
کو بیرونی خرچ کے مقابل پر کم کرنے کی
کوشش کرے۔ اور ہر ۱۹ سال کے بعد
انیس سال میں حصہ لینے والوں کی فہرست
شائع کی جائے۔ جو ہر جماعت کے پاس
جائے۔ ہر چندہ دینے والے کے پاس
جائے اور جماعت کی ہر لائبریری میں رکھی
جائے۔ تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے وہ
نشان رہے کہ ہمارے دادا نے اتنے
سال دین کی خدمت کے لئے اپنی آمد میں سے
اتنا حصہ دیا تھا۔ جیسے

لوگ یہ یاد رکھتے ہیں

کہ ہمارا پڑدادا فلاں جگہ لڑا۔ فلاں
لڑائی میں گیا۔ اسی طرح یہ جو دینی لڑائی
ہے اس کا ان کے پاس ریکارڈ رہے گا
کتابیں نکال نکال کے دوسروں کو دکھائیں گے
کہ ہمارے باپ دادا نے یہ خدمتیں کی ہیں
پھر اس طرح جو نئے آنے والے احمدی
ہوں گے ان میں بھی جوش پیدا ہوگا۔ کہ
ہم بھی اس ریکارڈ میں اپنا نام لکھوائیں
مرحومین کے متعلق ہم نے فیصلہ کیا ہے
کہ چاہے کوئی ایک دو سال چندہ دے
کر فوت ہو گیا ہو۔ اگر وہ اپنی زندگی میں باقاعدہ
چندہ دیتا رہا ہے تو اس کے انیس
سال مکمل سمجھے جائیں گے اور یہ جو میں نے
کہا ہے کہ بعض لوگ اپنا چندہ دس فی صدی
کم کر سکتے ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے
لئے دوسرے لوگ اپنا چندہ بڑھا دیں
اور اسے ایک مہینہ کی آمد تک لے آئیں
اسی طرح وہ لوگ جو اب تک تحریک جدید
میں شامل نہیں ہوئے ان کو شامل کرنے
کی کوشش کریں۔ ہمارے

چندہ دینے والوں کی لسٹ

صدر انجمن احمدیہ کے لحاظ سے کوئی ۳۵
ہزار ہے۔ لیکن تحریک جدید میں حصہ
لینے والے صرف زیادہ دس ہزار ہیں گویا
ابھی اس سے اڑھائی گنے اور آدمی
موجود ہیں۔ جو اس چندے میں
شامل نہیں۔ اگر یہ سارے کے سارے
شامل ہو جائیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ
یہ نکلتا ہے کہ وہ بوجھ جو بعض پر بہت
زیادہ بوجھ ہے وہ اگر ہم کم کریں گے
تو اس کے نتیجہ میں کمی نہیں آئے گی
بلکہ پھر بھی چندہ میں زیادتی ہوتی
چلی جائے گی۔ اب آپ لوگوں میں
سے ہر شخص کو

یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے

کہ چاہے دو دو مل کر۔ تین تین مل
کر کم سے کم رقم جو چندہ تحریک
کی ہے۔ اس کا دینا اپنے اوپر واجب
کر لیں اور کوئی جماعت ایسی نہ
رہے جس کے تمام افراد شامل
نہ ہو جائیں۔ مثلاً بچوں کی طرف سے
بے شک پیسہ پیسہ دو پر ہر
بچے کا نام لکھاؤ۔ ہر بیوی کا نام لکھاؤ
اور پھر جوڑ کے ٹوٹل ہو جائے۔ اگر
پانچ نہیں بنتا تو پھر کسی اور خاندان کو ساتھ
شامل کر لو۔ اور ان کو ملا کے پانچ کر لو یا پانچ
سے زیادہ کر لو۔ اسی طرح جو غیر ملکی
جماعتیں ہیں ان کو بھی کوشش کرنی چاہیئے
کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر اپنے بوجھ
اٹھانے کے لئے خود تیار ہوں۔
تاکہ ان کے روپیہ سے دوسری جگہ
مشن کھولے جا سکیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

پیغام جماعت احمدیہ کے نام

(منقول از الفضل ۸؍نومبر ۱۹۵۹ء):

۱۔ آپ وہ لوگ ہیں جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔
۲۔ آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا۔
۳۔ آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے
۴۔ آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا
بلند کیا۔
۵۔ آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے۔
۶۔ آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپ کو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں۔
۷۔ آپ نے ۔ ۔ ۔ ۔ اسلام کی خدمت کے لئے تمام بوجھ اٹھایا ہے۔
۸۔ اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے اٹھو! اور اس عارضی غفلت کے پردہ
کو چاک کر کے رکھ دو۔
۹۔ تحریک جدید ۔ ۔ ۔ کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں۔
۱۰۔ میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپ کا فرض ہے کہ پہلے
سے زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

علاقہ دکن میں سالانہ تبلیغی جلسوں کا انعقاد

مورخہ ۲۲/۴/۶۰ کو علاقہ دکن کے سالانہ تبلیغی جلسوں میں شرکت کے لئے صبح کی ٹرین سے مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی تشریف لائے۔ اسٹیشن پر استقبال کے لئے خاکسار کے علاوہ سکندر آباد و حیدر آباد کے احباب موجود تھے۔ آپ کا پروگرام پہلے یادگیر کے جلسہ میں شمولیت کا تھا مگر اس دن جمعہ کی وجہ سے آپ نے سکندر آباد میں ایک روز قیام فرمایا اور نماز جمعہ کے لئے حیدر آباد کی جماعت میں تشریف لائے۔

نماز جمعہ میں حیدر آباد و سکندر آباد کی جماعت کو مفید نصائح

مورخہ ۲۲/۴/۶۰ کو مکرم مولانا محمد سلیم صاحب نے جمعہ کے خطبہ میں ہر دو جماعتوں کے احباب کو عملی نیکیوں کے لحاظ سے اپنے اندر امتیازی خصوصیات پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور باہمی مواسات۔ اصلاح ذات البین۔ احترام تنظیم۔ ایثار و قربانی انفاق فی سبیل اللہ۔ اتحاد و اتفاق وغیرہ اعمال صالحہ کی بجا آوری کے لئے تاکید فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ عقاید کے میدان میں احمدیت کے مخالفین ہر جگہ پیٹھ دکھا چکے ہیں۔ لیکن اعمال کے میدان میں اصلاح و ترقی کی بہت بڑی گنجائش باقی ہے۔ غرض آپ نے مسلسل ایک گھنٹہ تک قیمتی نصائح اور مواعظ حسنہ سے احباب جماعت احمدیہ کو مستفید فرمایا۔

مورخہ ۲۳/۴/۶۰ کو صبح ۹ بجے کی ٹرین سے مولانا موصوف عازم یادگیر ہوئے۔ خاکسار راقم اور سات آٹھ مرد و زن آپ کے ہمرکاب تھے۔ یہ گاڑی ٹھیک ۱/۲ ۱ بجے یادگیر پہنچی۔ پلیٹ فارم پر مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ مقامی کے علاوہ کئی احمدی نوجوان مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل کی قیادت میں استقبال کے لئے موجود تھے۔ مکرم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر و دیگر احباب جماعت نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ باہمی محبت و خلوص کے یہ روح پرور نظارے صداقت احمدیت کے آئینہ دار تھے۔

جلسہ سالانہ یادگیر کا پہلا اجلاس

مقامی جماعت نے گاندھی چوک میں بڑی محنت۔ خوش اسلوبی اور اخلاص کے ساتھ جلسہ گاہ کو آراستہ کیا تھا۔ خوبصورت سٹیج بنایا گیا تھا۔ اور چاروں طرف سائبان لگا کر اس کو محفوظ کر دیا گیا تھا۔ ساتھ ہی مستورات کے لئے باپردہ فراغ نمائش گاہ کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ کے اندر اور باہر مختلف تبلیغی قطعات آویزاں کئے گئے تھے۔ ان قطعات میں ایک بہت بڑا نقشہ خاص طور پر جاذب توجہ تھا جس میں دکھایا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے کناروں تک پھیل چکی ہے۔ اور اس نے قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کر کے ساری دنیا میں توحید کا ڈنکا بجا دیا ہے۔ اور اس کے جاں نثار مجاہدین دنیا کے گوشہ گوشہ میں پرچم اسلام لہرانے میں رات دن کوشاں ہیں۔ جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی تشفی بخش انتظام تھا۔

پہلے اجلاس کی کارروائی

۲۳ راپریل سنہ ۱۹۶۱ء کو آٹھ بجے شام مبلغ مقامی مکرم مولوی فیض احمد صاحب کی زیر صدارت جماعت احمدیہ یادگیر کے ساتویں سالانہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ فاکسار نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد رحمت اللہ صاحب غوری نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے موثر انداز میں افتتاحی تقریر فرمائی جس میں اس جلسہ کی غرض و غایت کی وضاحت فرمائی اور سامعین کو توجہ دلائی کہ یہ زمانہ وہ آخری زمانہ ہے جس کے بارہ میں مخبر صادق حضرت رسول کریم صلعم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ان میں سے صرف ایک گروہ ایسا ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ناجی ہو گا۔ اور اس کی بڑی نشانی یہ ہو گی کہ وہ من حیث الجماعت تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھائے گا اور بے نظیر تنظیم اور اطاعت امام کے اعتبار سے قلیل التعداد ہونے کے باوجود جماعت کی حیثیت رکھے گا۔ چنانچہ اس جلسہ میں جو تقاریر ہوں گی ان میں جس رنگ میں احمدیہ جماعت کی خدمات کا ذکر کیا جائے گا اس سے ہر شخص بخوبی سمجھ سکے گا کہ مسلمانوں کے بے شمار فرقوں میں سے ناجی فرقہ کونسا ہے۔

آپ کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیری نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو آنمکرم نے خاکسار کی درخواست پر نامی دادر پر جلسہ ہائے سالانہ دکن کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ وکیل صاحب موصوف نے اس پیغام پر عمل درآمد کے لئے احباب جماعت کو موثر انداز میں تحریک و تلقین فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم جناب سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت کے صاحبزادے عبداللطیف صاحب نے پیغام زندگی۔ کے عنوان پر ایک برجستہ تقریر فرمائی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حیات بخش کلام کے حوالے دیئے۔ انداز بیان بڑا باسلیقہ اور اثر انداز تھا۔ اس کے بعد خاکسار نے اس دور کی بے مثال زندہ شخصیت کے عنوان پر تقریر کی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقناطیسی شخصیت اور آپ کے متعدد کارہائے نمایاں کا ذکر کیا اور بتایا کہ آپ قدیم نوشتوں نیز خدائی وعدوں کے مطابق مرا فتبادے ذہین و فہیم ثابت ہوئے زمین کے کناروں تک شہرت پائی اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ثابت ہوئے۔ اس سلسلہ میں آپ کے رویائے صالحہ کشوف اور الہامات بیان کئے جو اپنے وقت پر نہایت صفائی سے پورے ہوئے۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ ایسے زبردست نشان ظاہر ہوئے کہ جن کی روشنی میں آپ کا وجود باجود اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ٹھیرا اور آپ موجودہ دور کی زندہ بخش عظیم شخصیت قرار پائے۔ سامعین نے پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ تقریر سنی۔ اس کے بعد رحمت اللہ غوری صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھ کر سنائی۔ اور پھر آخری تقریر مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی نے فرمائی۔ آپ نے مخالفین احمدیت کے بیشتر اعتراضات کا ذکر کر کے بڑے عام فہم اور دلنشین پیرایہ میں ان کے جوابات دیئے اور بتایا کہ ہر زمانہ میں سچائی پر مخالفین ایک ہی طریق اور ایک ہی قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں اور چونکہ ان کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی بلکہ محض بدگمانی سے پھیلانے کے لئے حقائق کو توڑ مروڑ کر بیان کیا گیا ہوتا ہے اس لئے جب لوگوں پر ان کی حقیقت کھلتی ہے تو وہ جوق در جوق سچائی کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح بمصداق عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد مخالفوں کے بے بنیاد اور غلط اعتراضات سچائی کے پھیلانے کا کام دے جاتے ہیں۔ مولوی[illegible] جھوٹا پروپیگنڈا کر کے احمدیت کے اثر کو زائل کرنا چاہا۔ مثلاً یہ کہ احمدی حج نہیں کرتے۔ ان کا کلمہ اور ہے۔ قبلہ رو ہو کر نماز نہیں پڑھتے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کو آنحضرت صلعم سے برتر سمجھتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ حالانکہ یہ سب بے بنیاد الزامات ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں چنانچہ آپ نے

جلسہ ہائے سالانہ علاقہ دکن کیلئے
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

نوٹ:- علاقہ دکن کی احمدیہ جماعتیں ہر سال اچھے پیمانے پر سالانہ جلسے منعقد کر کے تبلیغی فرض ادا کرتی ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی ان جماعتوں نے حسب سابق بڑے اہتمام سے جلسے منعقد کئے ہیں۔ مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدر آباد دکن نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ ان جلسوں کے لئے پیغام ارسال فرمائیں۔ چنانچہ موصوف نے ازراہ کرم ذیل کا پیغام اپنی چٹھی میں حکیم صاحب کو ارسال فرمایا۔ گو یہ پیغام مختصر ہے لیکن اتنا جامع ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا پورا مقصد سامنے آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

۶۴۲۳
۶۰-۴-۱۰

مکرمی حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط ملا اس وقت میں بیمار ہوں زیادہ لکھ نہیں سکتا۔ پس اس وقت میرا پیغام یہی ہے کہ

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

احمدیہ جماعت اسلام کے احیاء کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اس لئے یہ مقصد کبھی نہیں بھلانا چاہیئے اور ہر امر میں دین کو دنیا پر مقدم کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ آمین۔

والسلام

مرزا بشیر احمد

منافقانہ رنگ میں بیان فرمایا کہ کئی سعید روحیں جو ان الزامات کی تحقیقات کرنے نکلیں تو ان پر یہ حقیقت آشکار ہو گئی۔ اور وہ احمدیت میں داخل ہو گئیں۔ غرض احمدیت کے خلاف غلط پروپیگنڈا یا غلط پروپیگنڈے کا بھانڈا پھوٹا ہی چاہتا ہے۔ اور اب زیادہ دیر تک عوام الناس کو بہکایا نہیں جا سکتا۔ وہ دن قریب ہے کہ جب احمدیت کا رُخ روشن پوری طرح تابندہ ہو جائے گا۔ اور ایک جہان احمدیت کی آغوش میں آ جائے گا انشاء اللہ

مولانا موصوف کی تقریر کے بعد مکرم صدر صاحب نے حاضرین و مقررین کا شکریہ ادا کیا اور سامعین کو ٹھنڈے دل سے غور کرنے اور کل کے جلسہ کے پروگرام میں اسی طرح انہماک سے شامل رہنے کی تلقین فرمائی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۱/۲ ۲۴ کو ٹھیک ۹ بجے مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وکیل کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اور مکرم نصرت اللہ صاحب غوری نے نظم سنائی اس کے بعد سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں بیان فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت وقد خاب من افتریٰ سے استدلال فرماتے ہوئے بتایا کہ اگر آپ مفتری ہوتے تو کس طرح ایسی کامیابی حاصل فرماتے جس کے نتیجہ میں آپ کی جماعت دنیا کے کناروں تک پھیلی۔ خدا تعالیٰ پر افتراء باندھنا کوئی آسان کام نہیں خدا کی جھوٹی قسمیں کھانے والے ان کے وبال سے نہیں بچ سکتے۔ چہ جائیکہ کوئی جھوٹا مدعی خدا تعالیٰ پر افتراء باندھ کر پھر ذلیل و خوار نہ ہو۔ آپ نے حضور کے لٹریچر سے نہایت بصیرت افروز حوالے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد رحمت اللہ صاحب غوری نے نظم سنائی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی کی ہوئی۔ آپ نے آخری زمانہ کے متعلق حضرت رسول کریم صلعم کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ جس کے مطابق آج مسلمانوں کی خستہ حالی اور اسلام کی غریب الوطنی علماء کی زمانہ کی نشتر پر داری اور مخالفین کی اسلام پر یورش اور حملہ آوری مقدر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئیاں لفظاً بہ لفظ پوری ہو چکی ہیں تو پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ مسیح و مہدی کی بعثت پر مشتمل

آنحضرت صلعم کی بشارت عظمیٰ ان تمام پیشگوئیوں کا مداوا بن کر ظاہر نہ ہوتی سو وہ موعود کل ادیان قادیان کی بستی میں عین وقت پر ظاہر ہوا۔ اور خدمت اسلام کے لئے مستقل بنیاد ڈال کر ایک ایسی جماعت تیار کر گیا جو خدمت اسلام کے لئے ساری دنیا میں جہاد کبیر میں مشغول ہے۔ تمام اہل درد مسلمانوں کو چاہیئے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر خدمت اسلام کا فریضہ بجا لائیں۔ اور یہ خیال دل سے نکال دیں کہ کوئی خونی مہدی بزور شمشیر اسلام کی اشاعت کا کام کرے گا کیونکہ قرآن کریم کی تعلیم اور رسول کریم صلعم کا تعامل اسلام کی جبری اشاعت کی نفی کرتا ہے۔ ہمارے خدا کا نام اسلام (یعنی امن و سلامتی) جنت کا نام دار السلام (امن و سلامتی کا گھر) ہمارا اپنا نام مسلم (صلح و سلامتی کا شہزادہ) ہمارے مذہب کا نام اسلام (صلح و سلامتی کا پیغام) ہمارا باہمی طریق ادب و تسلیمات السلام علیکم یہ تمام چیزیں صلح و سلامتی اور امن و محبت کی ضامن اور کفیل ہیں۔ غرض بڑے موثرانہ انداز میں غیر از جماعت لوگوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے نظم سنائی۔ آخری تقریر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر کی۔ جس میں حضور کے توکل الی اللہ۔ اخلاق فاضلہ۔ کمالات روحانیہ۔ راست بازی۔ اولوالعزمی اور خدا تعالیٰ کی نصرت کے متعدد دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد صدر صاحب محترم نے حاضرین و مقررین کا شکریہ ادا کیا اور غیر از جماعت احباب کو تلقین فرمائی کہ ہمارے مقررین کی تقریروں پر گھر جا کر سنجیدگی سے غور فرما دیں تا کہ کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں اللہ تعالیٰ آپ سب کے سینوں کو ہدایت کے لئے کھول دے۔ آمین۔ اللھم آمین یادگیر کے سالانہ جلسہ میں مختلف علاقوں کے احمدی مرد و زن بھی مثلاً شاہ آباد حیدر آباد۔ تیماپور۔ یگھر گر۔ راچور۔ سرپور وغیرہ کے شریک جلسہ ہوتے رہے صدارتی ریمارک کے بعد صدر صاحب نے دعا کرائی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔

تربیتی جلسہ

مورخہ ۱/۲ ۲۵ کو مسجد احمدیہ یادگیر میں بعد نماز مغرب تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا۔ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی نے تقریباً ۱/۲ ۱ گھنٹہ تک تربیتی تقریر فرمائی۔ جس میں سورہ تکاثر کی واضح تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ کثرت

۲- دنیا طلبی اور عدم قناعت ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ کیونکہ جوں جوں انسان کی حرص و آز اور لالچ کی رسی دراز ہوتی جاتی ہے وہ تقویٰ اخلاق فاضلہ ایثار سادہ زندگی اور کسب خیر سے محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور آخر کار حُبِّ دنیا اسے لے ڈوبتی ہے۔ آپ نے اس مضمون کو دلآویز واقعاتی مثالوں اور قرآن مجید کے کئی دوسرے مقامات کی تشریح سے خوب ذہن نشین کرایا۔ جس سے سامعین بے حد متاثر و محظوظ ہوئے۔ آپ نے سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ تنظیم سے وابستگی۔ بزرگوں کی فرمانبرداری اور اپنے اندر صحیح اسلامی سپرٹ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تربیتی جلسہ بھی نہایت کامیاب رہا یادگیر قیام کے دوران میں مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے بعد نماز فجر روزانہ قرآن مجید کا درس دیا۔ جس میں مختلف تربیتی مسائل بیان فرماتے رہے جماعت کو عمل کی تلقین فرمائی۔

(رپورٹ) محمد کریم الدین شاہد مبلغ انچارج حیدرآباد

یاد رفتگان

تاریخ ہائے وفات

(از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ):

(۱)

سید بدر الحسن صاحب کلیم۔ کاتب اخبارات الحکم، فاروق، نور، الفضل، مجاہد ملکانہ جو ایک "فی البدیہہ کہنے والے نغزگو شاعر بھی تھے۔ اور مختلف ڈیزائن منقش بنانے والے۔ جنتری گورمکھی خوشخط لکھنے والے۔ علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کی پریکٹس بھی کرتے رہے۔ قادیان سے ہجور ربوہ میں سکونت پذیر رہے ۲۰ اپریل ۱۹۶۰ء کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کی خبر دس دن بعد الفضل میں چھپی سنکر بہت افسوس ہوا۔ لاہور میں دوسرے کاتبوں سے ارزاں اجرت پر کام لے کر ان کو نفع حاصل کرنے کا موقع دیتے رہے۔ میری عیادت کے لئے کئی بار آئے۔ میرے پندرہ ہزار اشعار کی کتابت کر دینے کے لئے کئی بار کہا یہ ان کے دینی جوش اور ایثار کا ثبوت تھا۔ عابد زاہد تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

کلمہ تاسف

ہے ہے غم مرگ سید بدر الحسن صاحب کلیم

۱۹۶۰ء

سے سن عیسوی وفات نکلتا ہے۔

(۲)

ہمارے نائب ناظر تعلیم (صدر انجمن احمدیہ ربوہ) چوہدری علی اکبر صاحب کے ۱۸ سالہ فرزند انوار الحق طارق ناگاہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ایف اے کے سند یافتہ ہوائی جہاز میں نام منظور ہو چکا تھا۔ بہت شریف نیک مخلص احمدی تھے۔ قطعہ تاریخ وفات عزیز انوار الحق طارق حسب ذیل ہے ؎

الٰہی تو ستار و غفار ہے	نظر تیری رحمت کی درکار ہے
ہوا حال اپنا بہت زار ہے	غم دلگداز (اور) انوار ہے

۱۳۷۹ھ

(۳)

تاریخ وفات فیض احمد صاحب بھٹی سیٹھ کاتب الفضل وغیرہ:۔

"کاتب احمدی"

۱۳۷۹ھ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُم وَارْفَعْ دَرَجَاتِھِم فِی اَعْلٰی عِلِّیِّیْن۔

درخواستہائے دعا

۱- عزیز مبارک احمد بی۔ اے کا امتحان دینے والا ہے اور عزیز رشید احمد ارشد میشنل کالج آرٹس لاہور میں پڑھتا ہے اس کا آخری امتحان اپریل کو شروع ہوگا۔ ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار حاجی محمد دین درویش قادیان

۲- خاکسار بہت سی امراض و عوارض میں مبتلا رہتا ہے۔ اب دو ہفتے سے پیٹ کے فعل سے بہت تکلیف میں ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعائے صحت عاجلہ و شفاء کاملہ فرمائیں۔

(محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

عفا عنہ از ربوہ

علاقہ پونچھ میں تبلیغی اور تربیتی دورہ

اور

چودہ سال کے بعد مسجد احمدیہ پونچھ کی واگذاری

از مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ

پچھلے دنوں ایک پروگرام کے تحت جماعت احمدیہ کے مبلغین کا ایک وفد مقامی جماعتوں کی تنظیم و تربیت کے لئے تشریف لایا۔ اور قریباً ایک ہفتہ پونچھ خاص میں قیام رکھ کر سرکاری افسران و رؤسائے شہر سے انفرادی طور پر ملاقی ہوا۔ اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ زبانی تبلیغ سے بھی عوام کو فیض یاب کیا۔ تبلیغی اعتبار سے یہ دورہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ اس وفد کا ایک پروگرام یہ بھی تھا کہ پونچھ میں جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ جو ایک عالیشان مسجد ہے جو تین منزلوں پر مشتمل ہے اور جو "مسجد فضل" کے نام سے موسوم ہے۔ اور جو تقسیم ملک کے بعد سے محکمہ اوقاف کے زیر نگرانی تھی اسے واگذار کرا دیا جائے۔ لہذا اس مقصد کے پیش نظر وفد کے ممبران سے بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ جموں و مکرمی حکیم محمد سعید صاحب مبلغ چارکوٹ (راجوری) و سیکرٹری مال عبدالرحمن صاحب نے مقامی ایڈمنسٹریٹر جناب ٹھاکر بھیدیو سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی اور اُن سے جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے کے بعد مسجد احمدیہ کی واگذاری کی درخواست کی۔ جناب ٹھاکر صاحب موجودہ وقت میں اپنے بلندیٔ اخلاق اور غیر معمولی کردار کے اعتبار سے پونچھ میں ... ہیں اور عدل و انصاف ان کا خاص شیوہ ہے۔ چنانچہ وفد کے مطالبہ کو بغور سنکر جناب ڈی سی صاحب نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ اُن کے ہی الفاظ میں یوں ہیں کہ "میں اپنی ایڈمنسٹریشن میں کسی قوم یا فرقہ کی رائی برابر حق تلفی برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر آپ کی مسجد پونچھ میں ہے تو اُس پر آپ کا حق ہے۔ اور آپ اپنے حقوق کو حاصل ... کرنے کے قطعی طور پر مستحق ہیں ہمسایہ ملک سیکولر اصول پر قائم ہے لہذا ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہر فرقہ کے جائز حقوق کی نگہداشت رکھیں۔ آپ اوقاف کمیٹی کے ممبران سے اپنی مسجد کا مطالبہ کریں۔ مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو مسجد دینے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کریں گے"۔ آپ نے مزید فرمایا کہ "مجھے پہلے بھی آنریبل بخشی غلام محمد صاحب وزیراعظم (منسٹر) کے دفتر سے آپ کی مسجد کی واگذاری کی ہدایات پہنچی ہیں۔ مگر اب تک آپ کی طرف سے کوئی پیروکار موجود نہ ہونے کی وجہ سے کوئی کارروائی عمل میں لائی نہ جا سکی۔ اب چونکہ آپ آ گئے ہیں۔ لہذا گورنمنٹ کی طرف سے آپ اس بارہ میں مطمئن رہیں"۔

جناب ڈی سی صاحب کی ہدایت کے مطابق جب وفد نے اوقاف کمیٹی کے ذمہ دار ارکان سے ملاقات کی تو واقعات نے ڈی سی صاحب موصوف کے ارشاد کی حرف بحرف تائید کی کہ جمیع ارکان کمیٹی خصوصاً مسٹر غلام احمد صاحب ایم۔ ایل اے اور بابو محمد رمضان صاحب جو کہ اوقاف کمیٹی کے رکن اعلیٰ ہیں نے ہمارے وفد سے اس طرح خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے کہ گویا ڈی سی صاحب نے پیشتر ہی زیر بحث معاملہ کی ان کو تاکید کر رکھی تھی۔ لہذا اس غیر معمولی ہمدردی اور بے لوث شفقت کے مدنظر میں جماعت ہائے احمدیہ پونچھ کی طرف سے جناب ڈی سی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کر کے بہ درگاہ الٰہی اُن کے خیر و برکت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

مختصر یہ کہ سرِ دست ذمہ دار ارکانِ اوقاف نے ہمارے اس وفد کے مطالبہ کو جائز قرار دے کر مختصر سی معذرت کے ساتھ مسجد کی واگذاری کا بدیں شرط اقرار کیا کہ مسجد احمدیہ چودہ سال سے بطور امانت اوقاف کمیٹی کے پاس ہے۔ اس وقت یہ مسجد انجمن احمدیہ اسلامیہ کے ایک سکول کی صورت میں زیر استعمال ہے لہذا ہم آپ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے فی الحال مسجد کا حصہ خالی کر دیتے ہیں تاکہ آپ کی جماعت اس میں نمازیں ادا کر سکے اور بقیہ حصہ مسجد کا یعنی نیچے کا حصہ جو کہ چار بڑے کروں اور دو برآمدوں پر مشتمل ہے۔ سکول کا باقاعدہ کسی دوسری جگہ انتظام ہونے پر خالی کر دیں گے"۔ جماعت احمدیہ کے وفد نے ان حضرات کی ہمدردانہ گفتگو کا شکریہ ادا کر کے اس مشورہ کو تسلیم کیا۔ اور اسی فیصلہ کے مطابق پیر احمد شاہ صاحب و غلام محی الدین صاحب ممبران اوقاف نے مسجد کا ایک حصہ ہماری جماعت کے سپرد کر دیا۔ اس کے ساتھ مسجد کی چند کتب اور مسجد کا تعمیری ریکارڈ۔ الفضل کی فائلیں وغیرہ بھی ہمارے سپرد کیں۔ جو کہ اُسی وقت راقم کے زیر تحویل سیکرٹ کی الماری میں مقفل کر کے رکھ دی گئیں۔ پھر افتتاح کے طور پر حکیم محمد سعید صاحب مبلغ جماعت احمدیہ نے اُسی وقت اذان دے کر جماعت کو مغرب و عشاء کی نماز بھی پڑھائی۔ دوسرے روز نمازِ جمعہ کا باقاعدہ انتظام کرتے ہوئے جماعت شیندرہ کو بھی مدعو کیا گیا اور چند مسلم ناظرین کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ بیس سے زائد احباب نے چودہ سال کے بعد اس مسجد میں پہلی بار نماز جمعہ ادا کی۔ اہلِ احناف سے جناب غلام قادر صاحب تحصیلدار حویلی بھی نماز میں شامل ہوئے۔ حکیم صاحب موصوف نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ نماز جمعہ کے معاً بعد اس مسجد کے مؤسس بابو عبد الکریم خان صاحب مرحوم جو کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں اسی مسجد میں شہید ہوئے تھے کا غائبانہ جنازہ بھی پڑھا گیا۔ آخر میں اسلام کی ترقی اور عام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے دعا کی گئی۔ احباب نے شکرانے کے دو نوافل پڑھ کر بعدہٗ جناب ڈی سی صاحب بہادر کے اس ہمدردانہ سلوک کی وجہ سے ان کے لئے دعا کی۔

مگر افسوس کہ بعض علماء ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اسلام ایک لمحہ کے لئے بھی انتشار سے پاک نہ رہے چنانچہ جماعت احمدیہ کا اس دور افتادہ علاقہ میں اپنی عالیشان مسجد کو واگذار کروا لینا انہیں شاق گذرا۔ اور مسجد جامع میں جا کر نماز جمعہ کے موقعہ پر چند ملاؤں نے جماعت احمدیہ اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے خلاف عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے کی غرض سے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ بلکہ اوقاف کمیٹی کے معزز ممبران کے خلاف بھی ہرزہ سرائی کی گئی۔ راجوری کے ایک دوست نے اسی مسجد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "ہم نے راجوری میں آج تک احمدیوں کو مسجد بنانے نہیں دی اور تم ہو کر بنی بنائی مسجد ان کے حوالے کر دی۔ حیف ہے تم پر وغیرہ۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ باستثنائے چند کم ظرف آدمیوں کے کسی نے ان کی تقاریر کا ذرہ بھی اثر نہیں لیا۔ بلکہ سنجیدہ طبقہ نے ملاؤں کے اس فعل پر بیزاری ظاہر کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

شام کو ایسا اتفاق ہوا کہ مسلمانوں کی ایک بڑی مجلس میں مجھے بھی مدعو کیا گیا۔ تو میں نے اُن سے کہا کہ مسلمانوں کی حالت زار پر افسوس آتا ہے۔ کہ وہ مسلمان کہلواتے ہوئے ملاؤں سے کس طرح خلاف قرآن کلام سنتے ہیں۔ اگر کوئی شخص احمدیوں کو مساجد کی تعمیر سے مانع رکھ کر آپ کے نزدیک بہادری جتلاتا ہے۔ یہ اُس کی بہادری نہیں۔ کیونکہ وہ خدا کی زمین پر خدا کا گھر بنانے میں مخل ہوتا ہے۔ اور قرآن کے نزدیک وہ ظالم اکبر ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے عیاں ہے کہ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعیٰ فی خرابہا یعنی اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ جو مسجد کی تعمیر اور عبادت سے روکتا ہے اس کے اندر خرابی کی کوشش کرتا ہے۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ جو شخص مسجد بنانے ہی نہیں دیتا اُس شخص کو کسی بھی مسجد میں تقریر کرنے کا حق کیا ہے؟ قرآن اور رسولؐ سے اُس کا واسطہ ہی کیا ہے؟ خوب یاد رکھیئے کہ حضرت نبی کریم صلعم نے جو مساجد کی تعمیر کرنے والوں کو بطور تبریک عطا فرمایا ہے وہ ان الفاظ میں ہے۔ کہ من بنیٰ مساجد یبتغی بہ وجہ اللہ بنا اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ یعنے جو کوئی کسی مسجد کی تعمیر خدا کی رضا کے لئے کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسی کی مانند جنت میں اس کا گھر بناتا ہے۔ یہی قرآنی ارشاد اور نبی اکرم صلعم کے اس سرٹیفکیٹ کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کو خدا اور خدا کے رسولؐ کی حمایت حاصل ہے۔ بلکہ ہمیں اس پر فخر ہے کہ ہم بفضلِ ایزدی اسی حکم کی تعمیل میں اکناف عالم میں بیسیوں مساجد تعمیر کر چکے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ اور اس وقت ہمارے مبلغین کرام انہی مساجد سے اعلائے کلمۃ الحق کرتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی پا رہے ہیں۔ پس یاد رکھیئے کہ مساجد کی مخالفت کبھی کامیاب نہیں ہوئی۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ بھی نہ ہوگی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

ولادت و درخواست دعا

۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء کی درمیانی شب مولوی عطاء اللہ خاں صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہاں ٹڈھر رانجھا (پاکستان) میں لڑکا تولد ہوا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عزیزہ کی والدہ صاحبہ بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نومولود کی درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

امرتسر کے ریلوے سٹیشن پر
علامہ نیاز صاحب فتحپوری سے مرکزی وفد کی ملاقات

قادیان - ۹ مئی - علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر "نگار" لکھنؤ کی طرف سے یہ اطلاع ملنے پر کہ وہ مع اہل و عیال پاکستان جاتے ہوئے ۹ مئی کو امرتسر سے گذریں گے۔ قادیان سے مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اور مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی معاون ناظر دعوت و تبلیغ پر مشتمل ایک وفد نے امرتسر پہنچ کر علامہ موصوف سے ملاقات کی۔ اور قادیان تشریف لانے کی دعوت دی۔ جسے اُنہوں نے منظور کرتے ہوئے وعدہ فرمایا کہ پاکستان سے واپسی پر وہ قادیان آئیں گے۔ اُنہوں نے بتایا کہ ربوہ سے براہ راست ان کو ربوہ جانے کا دعوت نامہ بھی موصول ہوا ہے اور وہ کراچی پہنچ کر ربوہ کا ویزا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ علامہ کی خدمت میں ایک کتاب "شانِ قرآن" بھی پیش کی گئی۔ جسے انہوں نے خوشی سے قبول فرمایا۔

وفد مذکور کے علاوہ قادیان سے بعض دوست بھی علامہ سے ملاقات کے لئے امرتسر گئے تھے۔ امرتسر شہر کے کچھ ادیب اور ادب نواز دوست بھی موجود تھے۔ جن میں سردار پورن سنگھ صاحب ہنر (شاعر) جناب برہم ناتھ دت (علامہ موصوف کے دوست) اور جناب ہیرا سنگھ درد (ادیب) قابل ذکر ہیں۔

علامہ موصوف بمع جناب کلکتہ میل کے فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ (ریزرو) میں سفر کر رہے تھے صبح ۵ بجے امرتسر پہنچے تھے۔ اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ وہاں ٹھہرے اور پاسپورٹ اور سامان کی پیکنگ وغیرہ کے بعد گیارہ بجے کی ٹرین سے لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

(نامہ نگار)

مندرجہ ذیل احباب کا ماہ مئی سنہ ۱۹۶۰ء میں ختم ہے

۱۸۹۶ مکرمی انچارج صاحب چاند مارک بیڑی فیکٹری چنتہ کنٹہ دکن - ۲۸ مئی سنہ ۶۰ء

نمبر	نام	مقام			
۱۸۳۱	" امام علی صاحب	اودے پور کٹیا	(یو پی)	"	"
۱۸۴۳	" سید مبشر الدین صاحب	سونگڑہ	(اڑیسہ)	"	"
۱۸۴۹	" حکیم میر غلام محمد صاحب	باڑی پورہ	(کشمیر)	"	"
۱۸۴۷	مکرمہ منظر السلام صاحبہ	وراناسی کینٹ	(یو پی)	"	"
۱۸۹۱	مکرمی حافظ الیسین صاحب	کمہریا	(یو پی)	"	"
۱۸۱۳	" محمد الطاف صاحب	امروہہ	"	"	"
۱۸۱۴	" ڈاکٹر آدم علی بیگ صاحب	نیال گڑھ	(اڑیسہ)	"	"
۱۸۷۵	" امام حسین صاحب	نند گڑھ	(بمبئی)	"	"
۱۸۸۴	" محمد شفیع صاحب	کانپور	(یو پی)	"	"
۱۶۰۱	" غلام دستگیر صاحب	نیال	(اڑیسہ)	"	"
۱۹۰۳	مکرمہ سیدہ خورشید النساء بی بی صاحبہ	بانسرہ	(بنگال)	"	"
۱۹۰۴	مکرمی محمد ناصر صاحب قریشی	بریلی	(یو پی)	"	"
۱۹۰۵	" جی ایم بخشی صاحب	سرینگر	(کشمیر)	"	"
۱۹۰۶	" محمد اسلم صاحب	مین پوری	(یو پی)	"	"
۱۹۰۷	" محمد ابراہیم صاحب گنائی	کھدر واہ	(کشمیر)	"	"
۱۹۱۰	" انچارج صاحب احمدیہ مسلم مشن رنگون		(برہما)	"	"
۱۸۹۸	" خلیل الدین صاحب	پنالی	(اڑیسہ)	"	"
۱۹۱۱	" زین العابدین صاحب	کلکتہ ۱۵	(کلکتہ)	"	"
۱۹۱۲	" حبیب اللہ صاحب خزری	"	"	"	"
۱۹۰۳	" شیخ عبد المنان صاحب	چودوار	(اڑیسہ)	"	"
۱۴۵۱	" مجید صاحب	جمشید پور	(بہار)	"	"

(انچارج بدر)

موصی احباب کے لئے لمحۂ فکریہ!
حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے

سنہ ۶۰-۱۹۵۹ء کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو چکا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے نئے مالی سال کا دوسرا ہفتہ گذر رہا ہے اگرچہ امسال مجموعی طور پر چندہ جات کی آمد گذشتہ چند سالوں کی آمد کے مقابل پر بفضلہ تعالیٰ زیادہ امید افزا ہے۔ لیکن جس حد تک موصی احباب کی طرف سے حصہ آمد کی وصولی کا تعلق ہے اس کی پوزیشن تاحال تسلی بخش نہیں ہے۔ اور متعدد جماعتوں میں بیسیوں ایسے موصی احباب ہیں۔ جن کے ذمہ حصہ آمد کی کثیر رقوم بقایا چلی آ رہی ہیں اور باوجود متعدد بار توجہ دلانے کے بعض احباب اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف کماحقہ توجہ نہیں کر رہے ہیں۔ حالانکہ موصی احباب جنہوں نے نظام وصیت کو ایک الٰہی نظام سمجھتے ہوئے وصیت کی ہے ان کے اخلاص کے پیش نظر یہ جائز توقع کی جاتی ہے کہ وہ دیگر دوستوں کی نسبت اپنے مالی فرائض کی ادائیگی کی طرف بہتر طور پر متوجہ ہوں گے۔

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ "نظام وصیت" میں جن مخلصین جماعت کو شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اُن پر جس طرح حصہ آمد کی ادائیگی ضروری اور لازمی ہے اسی طرح ان کے لئے حصہ جائداد بھی وصیت کے مطابق اپنی زندگی میں ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اگر موصی احباب اس خیال سے کہ اس کی ادائیگی وفات کے بعد ہوگی۔ اپنی زندگی میں اس اہم ذمہ داری یعنی حصہ جائیداد کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ جو حصہ جائیداد کا انسان اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی میں ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے نزدیک زیادہ اور بہتر ثواب کا مستحق ہوگا اور ادائیگی کرنے والے کو اپنے قلب میں بھی بشاشت پیدا ہوگی کہ اس نے اپنی ایک بڑی اور اہم ذمہ داری کو اپنی زندگی میں پورا کر دیا ہے۔

پس جماعت کے موصی دوستوں کو حصہ آمد میں باقاعدگی کے علاوہ حصہ جائداد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ تا وہ اپنی زندگی میں اس فرض کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

امید ہے کہ جماعتوں کے عہدیداران مالی و مبلغین صاحبان اس اہم ذمہ داری کی طرف موصی صاحبان کو توجہ دلاتے رہیں گے اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اپنے فضل سے مالی فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

ماسکو ۸ مئی - یکم مئی بروز اتوار ایک امریکی طیارہ ۵۷۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے روسی علاقہ میں پرواز کر رہا تھا مسٹر خروشچیف کے حکم سے راکٹ کے ذریعہ سے مار گرایا گیا روسیوں کا کہنا ہے کہ یہ جہاز جاسوسی کے لئے روسی علاقہ میں پرواز کر رہا تھا۔ اور ترکی یا پاکستان کی طرف سے آیا۔ جبکہ امریکہ کا توجیہہ یہ ہے کہ یہ ہوائی جہاز گیس کی مقدار ختم ہونے سے راستہ سے بھٹک گیا

لندن ۸ مئی - شہزادی مارگریٹ اور فوٹوگرافر انتھونی آرمسٹرانگ کی شادی ہندوستانی ٹائم کے مطابق آج ۴ بجے اور لندن کے ٹائم کے مطابق صبح پونے بارہ بجے لندن کے ویسٹ منسٹر ایبے میں نہایت دھوم دھام اور شاہانہ طور طریقہ سے سرانجام پائی - شادی کے سلسلہ میں جو رونق اور جوش و خروش لندن کے لوگوں میں دیکھنے میں آئی ۱۹۵۸ء آج سے سات سال پہلے ملکہ الزبتھ کی تاجپوشی کے موقعہ پر بھی دیکھنے میں نہیں آئی۔

دہلی ۷ مئی - حال ہی میں ہندوستان اور امریکہ کے درمیان جو ۶۰۰ کروڑ کے گیہوں کی سپلائی کا سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کے ماتحت ستمبر میں امریکہ سے ہندوستان کو گیہوں سپلائی شروع ہو جائیگی - اور ہر روز ایک جہاز امریکہ سے روانہ ہوا کرے گا اور یہ سلسلہ چار سال تک جاری رہے گا۔

ماسکو ۷ مئی - روس کے صدر مارشل وارشلوف خرابی صحت کی بناء پر مستعفی ہو گئے - وہ ۱۹۵۳ء سے اس عہدہ پر فائز تھے - ان کی جگہ مسٹر لیونیڈ بریژنیف صدر مقرر کئے گئے ہیں۔

لندن ۹ مئی - آج کامن ویلتھ کے وزراء اعظم کا غیر متوقع طور پر محدود اجلاس شروع ہونے کے کچھ وقت بعد برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکملن نے جو صدارت کر رہے تھے وزراء اعظم کے مشیروں سے کہا کہ وہ کمرہ سے باہر چلے جائیں - واقفکار حلقوں نے بتایا ہے - کہ خفیہ اجلاس میں جاسوسی کے لئے روس بھیجے جانے والے امریکی جہاز کو مار گرانے کے واقعہ پر غور کیا گیا لندن کے واقفکار حلقوں نے کہا ہے کہ کانفرنس کا یہ دوسرا ہفتہ بڑا کٹھن ہے۔

نئی دہلی ۹ مئی - کل رات دہلی سے پچیس میل دور بودھ پور ریل اور ایک ٹرین میں ٹکر ہونے سے ۸ اشخاص ہلاک اور دس زخمی ہو گئے - ناردرن ریلوے کے حکام نے اس سلسلہ میں ایک پریس نوٹ میں بتایا کہ دو زخمی جائے حادثہ سے ہسپتال لے جاتے وقت دم توڑ گئے۔ ان کی لاشیں گوڑگانوہ ہسپتال میں پڑی ہیں اور ابھی تک ان کی شناخت نہیں ہو سکی۔ حادثہ کی وجہ سے اس ریلوے لائن پر گاڑیوں کا آنا جانا معطل ہو گیا ہے۔

چنڈی گڑھ ۹ مئی - پنجاب کے وزیر خوراک شری موہن لال نے بتایا کہ پنجاب سرکار اس سال اناج کی سرکاری تجارت کی سکیم کے ماتحت صوبہ میں ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن گندم کا سٹاک کرے گی۔ چنانچہ اس نے یکم مئی سے گندم کی خرید شروع کر دی ہے۔ اور اب تک دس ہزار ٹن سے زائد گندم خریدی جا چکی ہے - یہ گندم چودہ پندرہ روپیہ من کے بھاؤ سے پچھلے سال پنجاب سرکار نے ایک لاکھ ۲۲ ہزار ٹن گندم خرید کی تھی - آپ نے کہا کہ آجکل دس ہزار ٹن گندم روزانہ مارکیٹ میں آ رہی ہے۔ اور یہ گذشتہ سال کی نسبت زیادہ ہے۔

واشنگٹن ۹ مئی - امریکہ کے صدر جنرل آئزن ہاور نے آج گیٹس برگ سے واپس واشنگٹن پہنچتے ہی امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر کو وائٹ ہاؤس میں اہم بات چیت کے لئے طلب کیا - انہوں نے امریکی دفتر خارجہ کے اس اعتراف سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا کہ جس امریکی ہوائی جہاز کو روس میں راکٹ مار کر گرایا گیا تھا وہ روس پر معلومات حاصل کرنے کے لئے پرواز کر رہا تھا جنرل آئزن ہاور نے امریکہ کی سب سے بڑی پالیسی ساز جماعت قومی سکیورٹی کونسل کا اجلاس بھی طلب کیا ہے جنرل آئزن ہاور اور مسٹر ہرٹر کی اس ملاقات کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے - بی - بی - سی کے نمائندہ نے واشنگٹن سے خبر دی ہے - کہ امریکی سرکار کی طرف سے روس کے خلاف جاسوسی کی کارروائیوں کے اعتراف سے امریکہ میں بڑی ہلچل اور پریشانی پھیل گئی پتہ چلا ہے کہ جنرل آئزن ہاور چوٹی کانفرنس میں ضرور شامل ہوں گے - اس پروگرام کو منسوخ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تاہم یہ معاملہ چوٹی کانفرنس میں جنرل آئزن ہاور کے لئے پریشانی کا باعث بنے گا۔

پٹیالہ ۹ مئی - پنجاب سرکار نے فیصلہ کیا ہے کہ آیورویدک پریکٹیشنرز رولز میں ترمیم کر کے ہر سالانہ رجسٹریشن تجدید کئے جانے کا سسٹم ختم کر دیا جائے - اور ہر وید اور حکیم سے ۲۵ روپے فیس لے کر مستقل رجسٹریشن کی جایا کرے - موجودہ سسٹم کے ماتحت پنجاب میں ہر وید اور حکیم کو رجسٹریشن کے لئے دس روپے فیس ادا کرنی پڑتی ہے اور سابق پیپسو کے علاقہ میں گیارہ روپے تجدید کی فیس دو روپے سالانہ ہے۔ حکومت نے ترمیم کو رائے عامہ اور یونانی حکماء کے لئے مشتہر کر دیا ہے۔

لندن ۹ مئی - یہاں یہ اطلاعات پائی جاتی ہیں کہ برطانیہ کی رائل ایئر فورس کے ہوائی جہاز بھی روس اور مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ممالک پر دیکھ بھال کے مشن کے لئے پرواز کرتے رہے ہیں - اس سلسلے میں برطانیہ کے سرکردہ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں - ان میں کہا گیا ہے کہ کمیونسٹ ممالک کی دیکھ بھال کے مشن میں خاص وی بیالہ ہوائی جہاز اور کینبرا ہوائی جہاز حصہ لیتے رہے ہیں مندرجہ بالا اطلاعات اس خبر کے ساتھ شائع ہوئیں - کہ امریکہ کا دیکھ بھال کرنے والا ہوائی جہاز جسے ۱۲ روز ہوئے روس کے علاقہ میں مار گرایا گیا تھا - غالباً سراغرسانی میں مصروف تھا - برطانیہ کی وزارت فضائیہ نے رائل ایئر فورس کے دیکھ بھال کے مشن کے متعلق برطانوی اخبارات کی خبروں پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا - کنزرویٹو پارٹی کے اخبار "ڈیلی میل" نے لکھا ہے کہ نوڈ کے ذریعے جاسوسی کرنے والے برطانوی ہوائی جہاز بمبار کمانڈر کے ماتحت ہیں اس کا انتظام ایک خاص یونٹ کے ہاتھ میں ہے - جو انتہائی بلندی پر پرواز کرنے والے کینبرا جیٹ ہوائی جہازوں اور خاص بمبار ہوائی جہازوں پر مشتمل ہے۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے - یہ ہوائی جہاز روس کے آہنی پردہ کے ساتھ ساتھ باقاعدگی سے گشت کرتے ہیں - اور انہوں نے ہزار میل دور تک کے علاقہ کے نقشے تیار کئے ہوئے ہیں - اس کے علاوہ بمبار ہوائی جہازوں کو خاص مشن پر روس کے علاقہ میں دور دور تک بھیجا جاتا ہے - تاکہ وہ وہ بمبار ہوائی جہازوں کے لئے ٹھکانوں کے نقشے حاصل کر سکیں - ڈیلی میل نے مزید لکھا ہے کہ روسی ہوائی جہازوں کو بھی برطانیہ کینیڈا اور امریکہ پر پرواز کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے - جاسوسی کرنے والے روسی ہوائی جہازوں کی پرواز اور ان کے ساتھ انہدام کی خبروں کو خفیہ رکھا گیا ہے

امرتسر ۹ مئی - شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے شہیدی دوس پر ۲۷ مئی کو ایک ہزار سکھوں کا جتھہ ننکانہ صاحب لاہور کی یاترا کے لئے جائیگا جس کی راہنمائی سردار جیون سنگھ امرانگل ممبر شرومنی کمیٹی کریں گے جتھہ ۳۰ مئی کو واپس آئے گا۔

نئی دہلی - ۹ مئی معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ ناگا باغیوں کے لئے جاسوسی کرنے والے جس گروہ کا پتہ چلا تھا وہ ابھی تک ختم نہیں کیا جا سکا - کیونکہ اس کے ممبر بہت وسیلے والے ہیں وہ کہیں زیادہ عرصہ نہیں ٹکتے - ان کے مالی وسائل بھی غیر محدود ہیں اور وہ جاسوسی کے تازہ ترین طریقوں سے واقف ہیں - مرکزی انٹیلیجنس بیورو کے حکام کے جاسوسوں کی تلاش کر رہے ہیں لیکن کامیابی کے امکانات مخدوش ہیں کیونکہ بعض سرکاری افسر بالواسطہ اس گروہ سے وابستہ ہیں۔ اس بات کا عام چرچا ہے کہ جب نہرو چو انلائی بات چیت ہو رہی تھی تب وزیر اعظم چین کو بھارت کے کیس کی ایک ایک تفصیل کا بخوبی علم تھا انہیں سرحدی دعووں کے متعلق بھارت کے کیس سے پوری طرح آگاہ کیا گیا تھا - اور ان کے پاس شری نہرو کے دلائل کے پہلے سے تیار شدہ جواب موجود تھے پتہ چلا ہے - کہ وزارت خارجہ کے سپیشل ڈویژن سے چند اہم دستاویزات گم ہیں۔

انقرہ ۹ مئی - ترکی کی وزارت خارجہ نے کل رات ایک کمیونک جاری کیا ہے جس میں درج ہے کہ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ترکی سرحد کو پار کر کے کوئی بھی ہوائی جہاز روس کی طرف نہیں گیا۔ اور نیز حکومت ترکی نے کسی امریکی ہوائی جہاز کو فوجی یا دیگر مقاصد کیلئے روس کے اوپر اڑان کرنے کا اختیار دیا ہے - اس کمیونک میں مزید درج ہے کہ ترکی سرکار روس پر اڑان کرتے ہوئے گرائے جانے والے کسی امریکی ہوائی جہاز کے لئے ذمہ دار نہیں وہ تو اپنے ملک کے ہی حدود سے باہر اڑان نہیں کرتے